بڑا خزانہ

سعدی کے قلم سے

اللہ تعالیٰ کا کلام ..... قرآن مجید سارا کا سارا بہت افضل، بہت اعلیٰ اور بہت شاندار ہے ..... پھر اس عظیم کلام میں سب سے افضل، سب سے اعلیٰ اور سب سے بہتر ..... آیۃ الکرسی ہے .....

آیۃ تو جسے پڑھ لیتے ہیں ..... اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

چار طبقے

"آیۃ الکرسی" تقریباً ہر مسلمان کو یاد ہوتی ہے ..... یہ آیت مبارکہ آسان بھی ہے ..... اکثر مسلمانوں کو یہ بھی علم ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی سب سے زیادہ عظمت والی آیت ہے ..... اکثر مسلمان یہ بھی جانتے ہیں کہ "آیۃ الکرسی" دنیا کے ہر خزانے اور برکت سے بڑھ کر ہے ..... مگر پھر بھی اکثر لوگ "آیۃ الکرسی" کا زیادہ اہتمام نہیں کرتے ..... بات دراصل یہ ہے کہ "آیۃ الکرسی" بہت اونچی نعمت ہے ..... یہ نعمت اللہ تعالیٰ ہر کسی کو عطاء نہیں فرماتے ..... یہ بہت بڑا شاہی خزانہ ہے ..... یہ خزانہ ہر کسی کو نہیں دیا جاتا ..... یہ ایک خاص قسم کی طاقت ہے ..... یہ طاقت ہر کسی کو نہیں ملتی ..... اس لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ طرح طرح کے وظائف میں گھنٹوں لگا دیتے ہیں ..... مگر "آیۃ الکرسی" نہیں پڑھتے .....

عاملوں کے دروازوں پر گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں ..... مگر سب سے بڑا عمل یعنی "آیۃ الکرسی" نہیں اپناتے ..... بلکہ حالت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ ..... اگر آپ سے کوئی شخص کوئی خاص عمل پوچھے اور آپ اسے "آیۃ الکرسی" بتا دیں تو وہ مایوس نگاہوں سے دیکھنے لگتا ہے ..... کیونکہ وہ "آیۃ الکرسی" کو خاص عمل نہیں سمجھتا ..... ہاں اگر اجنبی الفاظ والی دعائیں بتا دو تو وہ خوش ہو جاتا ہے .....

یہ سب سمجھ اس لئے ہے کہ ..... "آیۃ الکرسی" صرف چار طبقوں کو اہتمام کے ساتھ نصیب ہوتی ہے:

1. انبیاء علیہم السلام کو ..... اب نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے .....
2. صدیقین کو ..... یہ دروازہ کھلا ہے مگر "صدیق" کا بلند مقام بہت کم افراد کو ملتا ہے ..... "وقلیل من الآخرین"
3. وہ شخص جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتے ہیں ..... اسے "آیۃ الکرسی" کا اہتمام نصیب ہوتا ہے ..... یہ دروازہ کھلا ہے ..... اللہ تعالیٰ ہمیں اس طبقے میں شامل فرمائے
4. وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل یعنی شہید ہونا ہو ..... اسے "آیۃ الکرسی" کا اہتمام نصیب ہوتا ہے ..... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ میں سے جو چاہتا ہو اسے یہ مقام عطاء فرمائے .....

بھائیو اور بہنو! "آیۃ الکرسی" بڑی نعمت ہے ..... بہت عظیم نعمت ..... زندگی کے سانس باقی ہیں اس نعمت کا زیادہ سے زیادہ ذخیرہ جمع کر لو ..... آیئے دل کے شوق سے پڑھتے ہیں ..... اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

مردود کا برا حال

اس زمانے کے ایک بڑے شیطان "نریندر مودی" کا آج کل بہت برا حال ہے ..... مودی میں اگر تھوڑی سی غیرت ہوتی تو وہ خودکشی کر لیتا ..... مگر غیرت کہاں؟ ..... کشمیر کا احتجاج اس سے سنبھالا نہیں جا رہا ..... اللہ تعالیٰ اہل کشمیر کو خلیہ اور نجات عطاء فرمائے ..... پٹھان کوٹ پر حملے کے بعد مودی نے بعض بڑے بڑے دعوے کر لئے ..... مگر وہ اپنا ایک دعویٰ بھی پورا نہ کر سکا ..... اوڑی پر حملے کے بعد اس نے کارروائی کی دھمکی دی ..... مگر دھوتی میں ہی سرنجیل سڑ ایک ہو گیا ..... سارک کانفرنس منسوخ کرا کے پاکستان کو تنہا کرنے کی بات کی ..... مگر خود اپنی دخلی پالیسیوں کی وجہ سے پرچکا متکلف ہو گیا ..... پاکستان کا پانی بند کرنے کی دھمکی دی ..... مگر خود اس کا اپنا پانی لداخ کا راستہ بدل گیا ..... ابھی پانچ ملکوں کے اجلاس میں پھر مجاہدین کا مسئلہ اٹھایا تو چینی صدر نے ایسا ڈبل کیا کہ مودی کو "چونگ چینی" بنا دیا ..... ایک ذلت کے بعد دوسری ذلت ..... ایک رسوائی کے بعد دوسری رسوائی ..... کاش پاکستان کی سیاسی حکومت میں سمجھ ہوتا ..... اب تک تشویش کی بدل چکا ہوتا ..... اہل کشمیر کی جرأت و استقامت کو سلام ..... عظیم عرش اور عظیم کرسی کا مالک ..... اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے ساتھ ہے ..... آیئے والہانہ جذبے سے پڑھتے ہیں ..... اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

عجیب نکتہ

"آیۃ الکرسی" کے بارے میں احادیث، روایات اور اقوال بہت زیادہ ہیں ..... اس عظیم الشان "آیت مبارکہ" کی فضیلت صحیح احادیث میں بھی آئی ہے ..... اور بہت سی ضعیف روایات بھی اس کے فضائل بیان کرتی ہیں ..... امت مسلمہ کے ائمہ، محدثین اور صوفیا نے اس آیت مبارکہ پر مستقل کتابیں لکھی ہیں ..... اور اس کے عجیب و غریب فضائل و خواص بیان فرمائے ہیں ..... ہمیں اپنی نظر "احادیث صحیحہ" پر رکھنی چاہیے ..... اور ان سے ثبوت کا بھڑکنا ..... بدنظری کی طرف مائل ہونا ..... میاں بیوی کا آپس میں لڑنا ..... مسلمانوں سے فضول جھگڑا یا گالی گلوچ کرنا ..... ایک دم مایوس ہو کر بجھ جانا ..... غیر اللہ میں سے کسی کے خوف یا ڈر کا مسلط ہو جانا ..... وغیرہ وغیرہ .....

یہ سب حالتیں اور کیفیات ہم پر ..... شیطان کے حملے کی وجہ سے آتی ہیں ..... وہ شیطان انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے ..... اب جبکہ "آیۃ الکرسی" میں اللہ تعالیٰ نے یہ ناقیہ رکھی ہے کہ ..... وہ اصل شیطان کو بھگا دیتی ہے تو پھر ..... شیطانی کیفیات کو بھگانا تو اس کے لئے اور زیادہ آسان ہے ..... لہٰذا ہم پر جب ایسے "شیطانی حالات" آئیں تو ہم یقین اور توجہ سے "آیۃ الکرسی" کا ورد شروع کر دیں ..... اس سے ان شاء اللہ یہ کیفیات درست ہو جائیں گی ..... اسی طرح اگر یہ "شیطانی کیفیات" ہم پر تو نہ ہوں مگر آس پاس بن رہی ہوں ..... مثلاً گانے بجانے کی آوازیں، مسلمانوں کا باہمی جھگڑا ..... اہل خبیث کی مجلس، جاہل خوروں کے فتنے ..... تب بھی ہم "آیۃ الکرسی" کی امان میں ..... آکر اپنے آس پاس کی ان شیطانی کیفیات سے خود کو محفوظ کر سکتے ہیں .....

آیئے عمل یقین کے ساتھ پڑھتے ہیں .....

اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

یہ دن بھی آنا تھا

ابھی چند سال پہلے کی بات ہے کہ ..... امریکہ کو سب نے دنیا کی "ایک" سپر پاور "تسلیم" کر لیا تھا ..... امریکہ کے مقابلے پر کھڑا سوویت یونین ٹھہر چکا تھا ..... اور یورپ امریکہ کے تلوے چاٹ رہا تھا ..... مسلمانوں میں گھسے ہوئے "لبرل افراد" امریکہ کا نعرہ کر ..... نعوذ باللہ ایک ناقابل شکست طاقت کے طور پر کرتے تھے ..... اور امریکہ کے خلاف سوچنے کو بھی جرم اور گناہ قرار دیتے تھے ..... مگر "جہاد" کی کرامت دیکھیں کہ ..... امریکہ کا بل بھی اندوختہ ایسا "بے آبرو" ہوا کہ آج روس کا سے بلند اوتک ایسا "بے آبرو" ہوا کہ آج روس کا صدر بھی اسے ..... کمزور امریکا ..... کا لقب دے رہا ہے ..... آج صبح کی خبروں میں روسی صدر پوتن کا بیان پڑھا ..... وہ کہہ رہا تھا ..... کمزور امریکا ہم سے جنگ کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنی کمزوری پر کچھ پردہ ڈال سکے ..... سبحان اللہ! جہاد کی شان، جہاد کی کرامت اور جہاد کی قوت دیکھیں کہ ..... امریکا کو "کمزور" ہونے کا طعنہ دیا جا رہا ہے ..... جبکہ دوسری طرف سارے اشارات اور سارا میڈیا ..... امریکا ..... کا ہم خود کہا ..... بدنظری کی وجہ سے ..... میاں بیوی کا آپس میں لڑنا ..... مسلمانوں سے فضول جھگڑا یا گالی گلوچ کرنا ..... ایک دم مایوس ہو کر بجھ جانا ..... غیر اللہ میں سے کسی کے خوف یا ڈر کا مسلط ہو جانا ..... وغیرہ وغیرہ .....

یہ سب حالتیں اور کیفیات ہم پر ..... شیطان کے حملے کی وجہ سے آتی ہیں ..... وہ شیطان انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے ..... اب جبکہ "آیۃ الکرسی" میں اللہ تعالیٰ نے یہ ناقیہ رکھی ہے کہ ..... وہ اصل شیطان کو بھگا دیتی ہے تو پھر ..... شیطانی کیفیات کو بھگانا تو اس کے لئے اور زیادہ آسان ہے ..... لہٰذا ہم پر جب ایسے "شیطانی حالات" آئیں تو ہم یقین اور توجہ سے "آیۃ الکرسی" کا ورد شروع کر دیں ..... اس سے ان شاء اللہ یہ کیفیات درست ہو جائیں گی ..... اسی طرح اگر یہ "شیطانی کیفیات" ہم پر تو نہ ہوں مگر آس پاس بن رہی ہوں ..... مثلاً گانے بجانے کی آوازیں، مسلمانوں کا باہمی جھگڑا ..... اہل خبیث کی مجلس، جاہل خوروں کے فتنے ..... تب بھی ہم "آیۃ الکرسی" کی امان میں ..... آکر اپنے آس پاس کی ان شیطانی کیفیات سے خود کو محفوظ کر سکتے ہیں .....

آیئے عمل یقین کے ساتھ پڑھتے ہیں .....

اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

آیۃ الکرسی اور جہاد

صاحب فضائل حفاظ قرآن لکھتے ہیں:

ترمذی نے اپنی سنن کے ذریعے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد عالی نقل کیا ہے کہ ہر چیز کی ایک کوہان و بلندی ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان و بلندی "سورہ بقرہ" ہے ..... اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے اور وہ "آیۃ الکرسی" ہے (ترمذی) سورہ بقرہ کو قرآن کی کوہان اس لئے فرمایا کہ یہ سب سے لمبی سورت ہے، نیز وہ بہت سے احکام پر مشتمل ہے یا اس لئے کہ اس میں "جہاد" کا حکم ہے، جس سے اسلام کو سربلندی حاصل ہوتی ہے اور "آیۃ الکرسی" کو تمام آیتوں کی سردار فرمانے کی وجہ غالباً یہ ہے کہ اس آیت میں اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں ملا کر اللہ تعالیٰ کا نام "سترہ" مرتبہ آیا ہے واللہ اعلم ..... (فضائل حفظ قرآن)

آپ قرآن مجید میں جہاد کے بارے میں شیطان کا کردار پڑھیں ..... وہ کس طرح سے کافروں کو مسلمانوں پر حملے کے لئے اکساتا ہے ..... کس طرح سے منافقین کو جہاد کے خلاف استعمال کرتا ہے ..... وہ کس طرح سے اہل مال پر بخل کے شکنجے کستا ہے تاکہ وہ جہاد پر مال خرچ نہ کریں ..... وہ کس طرح سے مسلمانوں میں کافروں کا خوف اور رعب پھیلانے کی کوشش کرتا ہے ..... خلاصہ یہ کہ شیطان ہر سطح پر جہاد اور مجاہدین کے خلاف سرگرم رہتا ہے ..... "آیۃ الکرسی" شیطان اور اس کی تمام تدبیروں کا توڑ ہے ..... مجاہدین اگر اسے اپنائیں تو وہ مضبوط، غالب اور ثابت قدم رہیں ..... اور شہادت تک ڈٹے رہیں ..... دوسرا یہ کہ "آیۃ الکرسی" میں "حفاظت" کی مضبوط تاثیر ہے ..... جیسا کہ کئی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے ..... چنانچہ اگر مجاہدین "آیۃ الکرسی" کا اہتمام کریں تو وہ دشمنوں کی بہت سی سازشوں اور خطروں سے محفوظ رہ سکتے ہیں ان شاء اللہ

آیئے محبت کے ساتھ پوری آیۃ الکرسی پڑھتے ہیں ..... اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

ایک وظیفہ

آج "آیۃ الکرسی" پر یہ کالم لکھنے کے لئے ..... اپنے سامنے "تفسیر مدارک" بھی رکھی تھی ..... تاکہ "آیۃ الکرسی" کی مختصر تفسیر اور ترجمہ لکھا جائے ..... احادیث کے کچھ مجموعے بھی رکھے تھے تاکہ بعض احادیث مبارکہ "آیۃ الکرسی" کے بارے میں آ جائیں ..... اور شمس المعارف الکبریٰ کا عربی نسخہ بھی رکھا تھا تاکہ ..... "آیۃ الکرسی کے کچھ خواص و مجربات آ جائیں ..... نیز انٹیا کے مسخرے میڈیا کا بھی کچھ تذکرہ کرنا تھا ..... مگر کالمی جگہ مکمل ہو گئی اور یہ ساری باتیں رہ گئیں ..... زیادہ مفصل کالم لکھا جائے تو پڑھنے والے پچھلی بات بھول جاتے ہیں ..... اور فائدہ کم ہوتا ہے ..... چلیں جو لکھ آ گیا اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ..... بس آخر میں چند ضروری باتیں اور ایک وظیفہ ..... پہلی بات یہ کہ ..... آپ میں سے جو باقاعدہ قاری نہیں ہیں وہ آج ہی "آیۃ الکرسی" کسی عالم یا قاری کو سنا کر الفاظ کی تصحیح کر لیں ..... قرآن مجید کا حق لازم ہے کہ ہم اسے درست تجوید کے ساتھ پڑھیں ..... قرآن مجید غلط پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے .....

> آپ میں سے جو باقاعدہ قاری نہیں ہیں وہ آج ہی "آیۃ الکرسی" کسی عالم یا قاری کو سنا کر الفاظ کی تصحیح کرا لیں ..... قرآن مجید کا حق لازم ہے کہ ہم اسے درست تجوید کے ساتھ پڑھیں ..... قرآن مجید غلط پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے .....

> "آیۃ الکرسی" کا مقام سمجھنا چاہیے ..... "احادیث صحیحہ" میں آیت الکرسی کا ایک خاص فائدہ یہ مذکور ہے کہ ..... یہ آیت مبارکہ شیطان کو بھگاتی ہے ..... یہ مضمون کئی احادیث مبارکہ میں آیا ہے ..... اس سے بعض اہل علم نے یہ عجیب نکتہ سمجھا ہے کہ ..... آیۃ الکرسی انسان کو شیطان، جن، جادو، نظر سے تو بچاتی ہی ہے ..... ساتھ ساتھ ہر اس حالت میں کام آتی ہے جسے "شیطانی حالت" یا "شیطانی کیفیت" کہہ سکتے ہیں ..... یہ شیطانی حالت ہم پر شیطان کے حملے کی وجہ سے طاری ہوتی ہے ..... مثلاً بہت زیادہ غصہ، گندی اور ناجائز خواہشات کا بھڑکنا ..... بدنظری کی طرف مائل ہونا ..... میاں بیوی کا آپس میں لڑنا ..... مسلمانوں سے فضول جھگڑا یا گالی گلوچ کرنا ..... ایک دم مایوس ہو کر بجھ جانا ..... غیر اللہ میں سے کسی کا خوف یا ڈر کا مسلط ہو جانا ..... وغیرہ وغیرہ .....

یہ سب حالتیں اور کیفیات ہم پر ..... شیطان کے حملے کی وجہ سے آتی ہیں ..... وہ شیطان انسانوں میں سے ہو یا جنات میں سے ..... اب جبکہ "آیۃ الکرسی" میں اللہ تعالیٰ نے یہ ناقیہ رکھی ہے کہ ..... وہ اصل شیطان کو بھگا دیتی ہے تو پھر ..... شیطانی کیفیات کو بھگانا تو اس کے لئے اور زیادہ آسان ہے ..... لہٰذا ہم پر جب ایسے "شیطانی حالات" آئیں تو ہم یقین اور توجہ سے "آیۃ الکرسی" کا ورد شروع کر دیں ..... اس سے ان شاء اللہ یہ کیفیات درست ہو جائیں گی ..... اسی طرح اگر یہ "شیطانی کیفیات" ہم پر تو نہ ہوں مگر آس پاس بن رہی ہوں ..... مثلاً گانے بجانے کی آوازیں، مسلمانوں کا باہمی جھگڑا ..... اہل خبیث کی مجلس، جاہل خوروں کے فتنے ..... تب بھی ہم "آیۃ الکرسی" کی امان میں ..... آکر اپنے آس پاس کی ان شیطانی کیفیات سے خود کو محفوظ کر سکتے ہیں .....

آیئے عمل یقین کے ساتھ پڑھتے ہیں .....

اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم (الآیۃ)

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆☆☆

کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com

آنکھیں کھولیں

تعجب ہے ان لوگوں پر جو کشمیر، حیدرآباد دکن، ریاست جونا گڑھ، ریاست سکم اور دیگر پڑوسی ممالک کے ساتھ بھارت کے خوفناک عزائم دیکھ کر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے ساتھ بھارت کے بہتر تعلقات میں صرف مسئلہ کشمیر رکاوٹ ہے اور یہ مسئلہ حل ہوتے ہی شیطان مودو اور مجندی نمبر پیٹھیں گی۔

سچی بات یہ ہے کہ اس سوچ میں ہماری نئی نسل کا قصور بھی نہیں کیونکہ ہمارے اکثر سحر افراں کا بزدلانہ رویہ، گھر گھر پھیلتی ہوئی انڈین فلموں کی گندگی اور قومی ذرائع کے دانشوروں کی بھرمار نے ہماری نئی ایسا ماحول پیدا کر دیا ہے جس میں بھارت اپنے تمام تر دہشت گردانہ اقدامات کے ساتھ بھی معصوم نظر آتا ہے اور پاکستان صرف چند معمولی اور محدود جوابی اقدامات کر کے بھی مجرم دکھائی دیتا ہے۔

پاکستان میں نئی نسل سوال کرتی ہے کہ بھارت کی پاکستان کے ساتھ دشمنی کیا ہے۔ جو دونوں ملکوں کا ماضی میں بھی مشترکی بگڑ اور تک لے جاتی رہی اور اب بھی ہمہ وقت جنگ کے خطرات منڈلاتے رہتے ہیں تو ہم صرف پر راشٹر انڈین ایک ہی جواب دیتے ہیں کہ متنوعہ کشمیر ایک ایسا اصل طلب مسئلہ ہے کہ جب تک بھارت کشمیریوں کو استصواب رائے کا حق نہیں دیتا ان کے آزادی کے حق کو تسلیم نہیں کرتا تو پاک بھارت تعلقات کشیدگی پر ڈالتے ہی رہیں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسئلہ کشمیر پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی حیثیت کا حامل ہے اور بھارت نے کشمیری قوم پر جیسے ظلم و ستم کا بازار گرم کر رکھا ہے اس کے خلاف آواز بلند کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب لینا کہ صرف کشمیر ہی وجہ ہے سی دونوں ممالک کے حالات خراب ہیں اور اگر پاکستان بھارت کی اس دکھتی رگ سے دبا نہ بنا لے تو ہر طرف امن ہی امن ہو گا ہر سمت خوشحالی کا دور دورہ ہو گا اور دونوں ممالک کے لوگ آرام و سکون سے رہیں گے، یہ ایک خطرناک غلط فہمی ہے۔

چاہے سیاست کے بیدار کار بھارتی حکمرانوں کی پڑوسی ممالک سے ازلی دشمنی سمجھنے کے لیے ایک نظر اس پر ڈالنے ہی رہیں گے۔

کیا بھارت کے اپنے گرد موجود دیگر ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات دوستانہ اور بارڈر پر امن ہیں؟ اگر ایسا ہے تو 1962ء میں چین کے ساتھ بھارتی شکست کی بے جنگ کی صورت کیوں اختیار کی۔

بھارتی مورخین کی تحریریں اضافہ کر دیتی ہیں وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اگر بھارت متنازعہ علاقہ ہونے کے باوجود چین کے زیر کنٹرول علاقے پر قبضہ کی غلطی نہ کرتا تو چین نے جوابی کارروائی نہیں کرنی تھی۔

چین نے تو تاریخی طور پر سکم کے تبت سے جغرافیائی تعلق کے باوجود بھارت کی سکم پر قبضے کی راہ میں حائل ہونے کی کوشش نہیں کی حالانکہ 1947ء میں برطانوی ہند کی تقسیم کے وقت بھارت کے بعد سکم کو بھی بھوٹان کی طرح آزاد ریاست کا درجہ دے کر تاج برطانیہ نے اسے آزاد کر دیا تھا جیسا بھوٹان و نیپال کی طرح پادشاہت کا نظام قائم ہوا۔

1962ء میں جب بھارت اور چین کے درمیان جنگ ہوئی تو سکم ایک آزاد مملکت کے طور پر موجود تھا۔ گو نہرو نے سکم کے پادشاہ سے ایک معاہدہ کے تحت سکم کے دفاع، مواصلات پر مدرس حاصل کر لی لیکن سکم کی آزاد حیثیت برقرار رہی۔ ریاست جونا گڑھ و حیدرآباد دکن کی طرح بھارت سکم پر قبضہ کی نہیں رکھتا تھا جس کیلیے بھارت نے وہاں پہلے تو امن و امان کے مسائل پیدا کئے بعد ازاں 1973ء میں سکم کے بادشاہ کے خلاف بغاوت برپا کر کے قوام امن کے نام پر پولیس کی بھاری نفری سکم میں داخل کر دی۔

دوسرے لفظوں میں بھارت نے سکم پر قبضہ کر لیا اور آخر کار 1975ء میں بھارتی پارلیمنٹ میں پیش کردہ قرارداد کے بعد ریاستی ایکٹ کے تحت سکم کو بھارت میں شامل کر لیا گیا۔ اس سے قبل بھارت مشرقی پاکستان میں پاکستان کی سلامتی کیخلاف کامیابی سے اپنی سازش کو بروئے کار لا چکا تھا۔ بنگلہ دیش کے قیام کے بعد کو آج تک نیو دہلی اور ڈھاکہ میں کافی چھن رہی ہے لیکن سندری حد دور دریاؤں کے پانی سرحدی تنازعات جوں کے توں موجود ہیں جن کی بنا پر باہمی میں بھارت اور بنگلہ دیش کی افواج کے درمیان متعدد خونیں جھڑپیں ہو چکی ہیں۔

ان تنازعات کا حمیدہ واحد کی بھارت کیلیے خصوصی مہربانی بھی خاتمہ نہیں کر سکی۔

مالدیپ کی بھارت کے ساتھ نہ کوئی سرحد ملتی ہے نہ ہی کوئی سندری حدود کا جھگڑا ہے تو پھر کیا یہ حقیقت نہیں کہ 1988ء میں بھارت نے مالدیپ پر قبضے کی کوشش کی جہاں وہ 1980ء سے سری لنکا میں سرگرم گوریلا تنظیم پی ایل او ٹی ای کو ہلاشی پھیلانے کیلیے استعمال کر رہا تھا۔

3 نومبر 1988ء کو 80 کے قریب سری لنکن گوریلوں نے مالدیپ کے دارالحکومت مالے پہنچ کر ائرپورٹ کے علاوہ دیگر اہم سرکاری عمارتوں و مواصلاتی تنصیبات پر قبضہ کر لیا۔ مالدیپ کے سربراہ نے فوری طور پر مدد کیلیے امریکہ، برطانیہ، بھارت کو مراسلے بھیجے۔ قریب ہی سمندر میں امریکی بحری بیڑے کی موجودگی کے باوجود بھارت کو موقع فراہم کیا گیا کہ وہ بھارتی انٹرفورس سے آئی ایل 76۔ ساختہ ٹرانسپورٹ طیاروں کے ذریعے 1600 فوجیوں پر مشتمل خصوصی فورس مالے روانہ کرے۔

بھارت کا فوجی دستہ بریگیڈیئر فرخ بلسارا کی سربراہی میں 2 ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے مالے پہنچا تو سری لنکن گوریلے وہاں سے دم دبا کر بھاگ گئے۔ اس ڈرامائی بغاوت کو مالدیپ کے اندر آج بھی انسانوی بغاوت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بھارت کے آپریشن کیکٹس کے نام سے مدد پر مالدیپ کا صدر مامون عبدالقیوم بھارت کا اس قدر ممنون ہوا کہ اب مالدیپ کو بغیر اعلان شدہ بھارتی کالونی تصور کیا جاتا ہے۔

سری لنکا میں تامل گوریلوں کے ذریعے بھارت نے 2 دہائیوں تک جتنی چالیں چلائے رکھی۔ بھارت سری لنکا پر اپنے کرموجود دیگر چھوٹی ریاستوں پر کنٹرول کی طرح دسترس چاہتا تھا جسے سری لنکا کی عوام اور حکومتوں نے ناکامی سے دوچار کر دیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب بھارت قیام امن مین معاونت کے نام پر 1987ء میں اپنی ایک لاکھ فوج سری لنکا بھیجنے میں کامیاب ہو گیا لیکن سری لنکا میں بھارتی فوج کے سری لنکن عوام کے ساتھ انتہائی بلکہ آمیز سلوک اور اس بنا پر وہاں بھارتی فوج پر بوتیاں لے ملوں کے نتیجے میں بھارت کو 1990ء میں اپنی فوجیں واپس بلانی پڑیں۔

علاوہ ازیں عالمی قوتیں بھی بھانپ گئی تھیں کہ بھارت سری لنکا پر قبضے کی نیت رکھتا تھا تو بھارتی فوج کی رخصتی میں عالمی دباؤ کا بھی بڑا عمل دخل تھا۔ نام میں 30 جولائی 1987ء کو سری لنکن میں کولمبو رپورٹ پر بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی پر فوجی دستے کی سلامی کے دوران ایک سری لنکن فوجی کی طرف سے

بقیہ صفحہ پر

اظہار تعزیت

نحمدہ

مولانا عبدالغفار خطاری (المرابطون) کی والدہ محترمہ، جام شاہد احمد (رحیم یار خان) کی اہلیہ، بھائی محمد جاوید (گوجرانوالہ) کی والد محترم کے سانحہ ارتحال پر ان کے لہوانگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

معارف سورۃ یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینیؒ

ولمابلغ اشده واستوى اتينه حكما وعلما وكذلك نجزى المحسنين

اور جب پہنچ گیا اپنے زور پر اور سنبھل گیا، دی ہم اس کو حکمت اور سمجھ، اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی والوں کو۔ (القصص آیت ۱۴)

حضرت موصوفؒ نے اس آیت مبارک کی تفسیر میں تحریر فرمائی ہے:

"اَشُدَّ کے لفظی معنی قوت وشدت کی انتہا پہنچنا ہے، یعنی انسان بچپن کے ضعف سے نکل رہتا قوت وشدت کی طرف بڑھتا ہے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کے وجود میں جتنی قوت وشدت آسکتی تھی وہ پوری ہو جاتے اس وقت کو اشد کہا جاتا ہے اور یہ زمین کے مختلف خطوں اور قوموں کے مزاج کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، کسی کا اشد عنفوان شباب اور مجاہدہ بروایت عبداللہ بن خبید یہ منقول ہے کہ اشد عمر تیس تیس سال میں ہوتا ہے اسی کو سن کمال یا سن وقوف کہا جاتا ہے، جس میں بدن کا نشوونما ایک حد پر پہنچ کر رک جاتا ہے اس کے بعد چالیس کی عمر تک وقوف کا زمانہ ہے اسی کو استقوی کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے چالیس سال کے بعد انحطاط اور کمزوری شروع ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ عمر کا اشد تیتیس سال کی عمر سے شروع ہو کر چالیس سال تک رہتا ہے۔ روح قرآنی" (معارف القرآن جلد ششم)

ان دونوں آیات مقدسہ میں یہ فرق بین طور پر نظر آتا اور نمایاں دیتا ہے کہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں لفظ "استوی" مفرد اور سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں موجود ہے۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر کے لحاظ سے پہلے نبوت ملی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر کے لحاظ سے بعد میں نبوت ملی تھی، اس لئے باری تعالیٰ نے یہ لوگھا اور نزلا اطرز بیان اختیار فرمایا۔

اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا اور وہ یہ ہے کہ جس طرح ان دونوں حضرات انبیاء علیہما السلام کے بچپن اور جوانی کو بیان فرمایا گیا ہے، دیگر حضرات انبیاء علیہم السلام کے ان دونوں زمانوں کو کیوں بیان نہیں فرمایا گیا؟

حقیقت یہ ہے کہ اس کی سکتیں اور تاریک وخفائی ہی بہتر جانتا ہے۔

ویسے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ چونکہ یہ دونوں حضرات علیہما السلام اپنے گھروں سے باہر شباب تک پہنچے تھے، اسی لئے ان مقدس حضرات علیہما السلام کے دونوں زمانوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

دعوت عشرت

زلیخا نے شرم سے منہ موڑ لیا
حیا سے تلخیٔ تزویج
غیرت کا دامن چھوڑ دیا
منہ کھول اور بول اٹھی :

طور سے طور ہوئے جاتے ہیں
اور سے اور ہوئے جاتے ہیں
جب سے رکھا ہے جوانی میں قدم
قابل غور ہوئے جاتے ہیں

سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے گھر میں بچپن کی منزلیں طے کر کے جب جوانی میں قدم رکھا تو آپ علیہ السلام کی جوانی لاابالی کی نہ تھی بلکہ جوانی کی پختگی اور شباب کی دمک سے آپ علیہ السلام کا حسن اور جوبن دوبالا ہو گیا، زلیخا جو پہلے ہی اس حرکت آس لگائے بیٹھی تھی، وقت کی شدت سے متحمل اور موقع کی خواش میں تھی تو تاب و صبر یوسف دیکھ کر مسلسل بے چین ہوتی اور بے قراری ہوتی گئی۔

اسی حالت میں اس نے نسوانی عادت کے مطابق اپنی نسوانی حسرت کو پورا کرنے، اپنے ارمان نکالنے اور نفس پرستی کی آگ بجھانے کا تہیہ اور عزم بالجزم کر لیا۔ چنانچہ ایک دن زرق برق لباس پہن کر حسن کے سارے نسوانی ہتھیار سے لیس ہو کر، خوب میک اپ کر کے اور سراپا آفت دل بن کر مکان کے دروازے بند کر دیے۔ اپنی عزت وعظمت کی چادر کو تار تار کر کے، اپنی امید کو بر لانے اور اپنی آرزو کو پوری کرنے کے لئے بے خوف و خطر شعوہ وغمزہ وناز وادا سے حضرت یوسف علیہ السلام کو دعوت عشرت دی، قرآن مجید یوں بیان فرماتا ہے:

وراودته التى هو فى بيتها عن نفسه وغلقت الابواب وقالت هيت لك۔ (آیت ۲۳)

اور پھسلایا اس کو اس عورت نے جس کے گھر میں تھا اپنا جی تھامنے سے اور بند کر دیے دروازے اور بولی شیتابی کر۔

اس آیت مبارکہ میں دو افراد کے واقعہ کا ذکر ہے:

اول: حضرت یوسف علیہ السلام

دوم: عزیز مصر کی عورت (زلیخا) کا ذکر ہے۔

زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دعوت عشرت بھی دی، وظنوں میں دی:

اول: **هيت**

دوم: **لك**

علماء اسلام نے ان دونوں لفظوں کے معنی یوں تحریر فرمائے ہیں:

۱) "لوجاء" (تفسیر ابن کثیر اردو)

۲) "اھرآ قریب" (تفسیر فوز الکبیر اردو)

۳) "شتابی کر" (تفسیر موضح القرآن)

۴) "آؤ کہتی ہوں میں تجھ کو" (ترجمہ شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ)

۵) "آؤ" (تفسیر حقانی)

۶) "آجاؤ تم ہی سے کہتی ہوں" (تسہیل بیان القرآن)

۷) "آ میرے پاس" (القصص القرآن ص ۲۹۷)

متقیہ کر کے یوسف کو زلیخا پھر یوں بولی!
میری جان جانی ہے تیری دل لگی ٹھہری
سیدنا حضرت علیہ السلام نے بھی دو لفظوں میں زلیخا کی سوہان روح اور کرہ وحشت کو ٹھکرا دیا:

اول: **معاذ**

دوم: **الله**

معنی: "اللہ بچائے" (تفسیر بیان القرآن)

قرآن پاک کے فرزبان سے یہ سرفراز ہتا اور اس بات کا پتہ چلتا اور حل ہتیم اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے اس خطرناک موقع پر وہ کا نہایت ضروری اور اشد لازمی تھی:

اول: اللہ کی عزت کو بچانا

دوم: مصری عورت کو سمجھانا

چونکہ یہ دونوں کام نبوت کے فرائض منصبی میں بھی داخل وشامل ہیں، اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اول کام کے لئے دلائلاً معاذ اللہ انبوت کی حیثیت سے اور حق تعالیٰ کے حیثیت کے پیش نظر ہی زلیخا کو ارشاد فرمائے اور اس حقیقت سے یہ صداقت خود نمایاں ہو جاتی کہ اور نور ہو جاتی کہ حضرت یوسف علیہ السلام صرف اللہ جبار و تعالیٰ کے پاس خطا سے بھی گناہ سے کہ اور بار ہے۔

☆☆☆

صورت یوسف علیہ السلام اور صورت یوسف

شب و روز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

کتاب رسنتھ کے انکار

کھانا کھلانے والے کے لئے مہمان کی دعاء

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ (مسلم)

جو شخص کچھ پلانے یا پلانے کا ارادہ کرے، اس کے لئے دعاء

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ (مسلم)

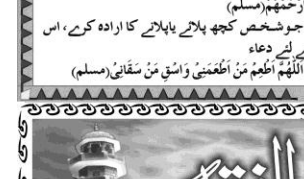

اس مستقل سلسلے میں "القلم" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ پیش نظر مضمون چند اہم عصری مسائل از افادات مفتی دین الاسلام قاسمی ..... سے ملاحظہ ہو

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

آخرت میں صرف اعمال صالحہ کام آئیں گے

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا جانتے ہو تمہاری مثال اور تمہارے اہل ومال اور عمل کی مثال کیا ہے؟"

عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: تم میں سے ایک کی مثال اور اس کے مال اور آل واولاد اور عمل کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کے تین بیٹے تھے، جب اس کی وفات کا وقت آیا تو اس نے ایک بھائی کو بلایا اور کہا کہ مجھ پر جو حاجات طاری ہیں وہ تم کو بیٹے ہو، تو بتاؤ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ کر سکتا ہوں کہ تیری تیمارداری کروں اور تیری جو حاجت ہے اس پر برابر مجھ کو مدد کرتا رہوں، جب تو مرجائے تو تجھے غسل دوں، کفن پہناؤں اور اٹھانے والوں کے ساتھ تجھے اٹھاؤں، کبھی اٹھاؤں اور کبھی تھک جاؤں اور جب میں تجھے دفن کر کے واپس آجاؤں تو لوگوں کے سامنے تیری تعریف کروں جو مجھ سے تیرے بارے میں پوچھے۔ (یہ بھائی اس کے گھر کے لوگ یعنی بیوی اور بچے ہیں) آپ ﷺ نے صحابہؓ سے سوال کیا: تم اس بھائی اللہ! تم اس سے سنتے کوئی ایسی چیز جس میں کوئی منفعت ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہ ہو اپنے نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس کو کبیدہ خاطر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ضرور! وہ چلے گئے، ایک رات رہے، دوبارہ واپس حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے، لوگ کہتی ہو گئے، انہوں نے یہ کلمہ سنا۔

بے شک میں اور میرے اہل خانہ اور وہ عمل جو میں نے آگے بھیجا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص اپنے رفقا کو بلائے پھر وہ کیسے اپنے بھائیوں سے کہ آج جو مال ہے اللہ! کچھ کام کا نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بھائی نے کہتا ہے کہ مجھ پر جو حادثہ نازل ہوا ہے اور میرے اہل خانہ نے اور میرے مال نے جو جواب دیا ہے، وہ تم نے سن لیا ہے، تم بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ کہتا ہے کہ میں تیرا رفیق رہوں، تیری اطاعت کروں گا اور تو جو بھی ہے جس کو میں کہتے ہوں گا تیری دشمنت میں اور میں جو چاہوں گا تو اس کے دن تیرے تازہ دن (اور تیرے تر تازہ کو بھاری کر دوں گا) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کا وہ بھائی ہے جس کو عمل کہتے ہیں، اس کے ساتھ اس کی دوسرے راستے میں خیال ہے! صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہت ہی اچھا بھائی ہے اور بہت ہی اچھا رفیق ہے، فرمایا: پھر معاملہ یہ ہی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہی کہ حضرت عبداللہ بن کرز رضی اللہ عنہ کو مرے ہو گئے، کہنے لگے: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے اجازت دی کہ میں اس پر کچھ اشعار کہا کروں کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ضرور! وہ چلے گئے، ایک رات رہے، دوبارہ واپس حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے، لوگ کہتی ہو گئے، انہوں نے یہ کلمہ سنا۔

آخرت میں صرف اعمال صالحہ کام آئیں گے

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے فرمایا جانتے ہو تمہاری مثال اور تمہارے اہل ومال اور عمل کی مثال کیا ہے؟"

عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: تم میں سے ایک کی مثال اور اس کے مال اور آل واولاد اور عمل کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کے تین بیٹے تھے، جب اس کی وفات کا وقت آیا تو اس نے ایک بھائی کو بلایا اور کہا کہ مجھ پر جو حاجات طاری ہیں وہ تم کو بیٹے ہو، تو بتاؤ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ کر سکتا ہوں کہ تیری تیمارداری کروں اور تیری جو حاجت ہے اس پر برابر مجھ کو مدد کرتا رہوں، جب تو مرجائے تو تجھے غسل دوں، کفن پہناؤں اور اٹھانے والوں کے ساتھ تجھے اٹھاؤں، کبھی اٹھاؤں اور کبھی تھک جاؤں اور جب میں تجھے دفن کر کے واپس آجاؤں تو لوگوں کے سامنے تیری تعریف کروں جو مجھ سے تیرے بارے میں پوچھے۔ (یہ بھائی اس کے گھر کے لوگ یعنی بیوی اور بچے ہیں) آپ ﷺ نے صحابہؓ سے سوال کیا: تم اس بھائی اللہ! ہم اس سے سنتے کوئی ایسی چیز جس میں کوئی منفعت ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہ ہو اپنے نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس کو کبیدہ خاطر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ضرور! وہ چلے گئے، ایک رات رہے، دوبارہ واپس حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے، لوگ کہتی ہو گئے، انہوں نے یہ کلمہ سنا۔

بے شک میں اور میرے اہل خانہ اور وہ عمل جو میں نے آگے بھیجا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص اپنے رفقا کو بلائے پھر وہ کیسے اپنے بھائیوں سے کہ آج جو مال ہے اللہ! کچھ کام کا نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے بھائی نے کہتا ہے کہ مجھ پر جو حادثہ نازل ہوا ہے اور میرے اہل خانہ نے اور میرے مال نے جو جواب دیا ہے، وہ تم نے سن لیا ہے، تم بتاؤ کہ تم میرے لئے کیا کر سکتے ہو؟ وہ کہتا ہے کہ میں تیرا رفیق رہوں، تیری اطاعت کروں گا اور تو جو بھی ہے جس کو میں کہتے ہوں گا تیری دشمنت میں اور میں جو چاہوں گا تو اس کے دن تیرے تازہ دن (اور تیرے تر تازہ کو بھاری کر دوں گا) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کا وہ بھائی ہے جس کو عمل کہتے ہیں، اس کے ساتھ اس کی دوسرے راستے میں خیال ہے! صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہت ہی اچھا بھائی ہے اور بہت ہی اچھا رفیق ہے، فرمایا: پھر معاملہ یہ ہی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہی کہ حضرت عبداللہ بن کرز رضی اللہ عنہ کو مرے ہو گئے، کہنے لگے: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے اجازت دی کہ میں اس پر کچھ اشعار کہا کروں کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ضرور! وہ چلے گئے، ایک رات رہے، دوبارہ واپس حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے، لوگ کہتی ہو گئے، انہوں نے یہ کلمہ سنا۔

معارفِ نبوی

حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کو "نبوتی" کے ذریعہ معلوم ہو گیا کہ ملکہ سبا عاصر خدمت ہو رہی ہے، تب آپ نے اپنے درباریوں کو تاکید کر کے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ ملکہ سبا کے یہاں پہنچنے سے پہلے اس کا تخت شاہی اٹھا کر یہاں لے آیا جائے۔ تم میں سے کون اس خدمت کو انجام دے سکتا ہے؟ یہ سن کر ایک دیو بیکر جن نے کہا کہ آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے میں تخت کو لا سکتا ہوں، مجھ کو یہ طاقت حاصل ہے اور یہ کہ میں اس کے بیش بہا سامان کے لئے امین ہوں، ہرگز خیانت نہیں کروں گا۔

دیو بیکر جن کا یہ دعویٰ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر نے کہا کہ میں آنکھ جھپکنے اس کو آپ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے رخ پھیر کر دیکھا تو فلک سیاحت موجود پایا۔

فرمانے لگے: یہ میرے پروردگار کا فضل وکرم ہے، وہ مجھ کو آزماتا ہے کہ میں اس کا شکر گزار رہتا ہوں یا ناقدرشناس اور حقیقت تو یہ ہے کہ جو شخص اس کا شکر گزار رہتا ہے وہ دراصل اپنی ذات ہی کو نفع پہنچاتا ہے اور جو ناقدرشناسی کرتا ہے تو خدا اس کا نافرمانی سے بے پروا اور بزرگ تر ہے اور اس کا مال خود نافرمانی کرنے والے ہی پر نہ پہنچا ہے۔

خدائے تعالیٰ نے ادا، شکر کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام سے حکم دیا کہ اس تخت کی ہیئت میں کچھ تبدیلی کر دی جائے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ ملکہ سبا دیکھ کر حقیقت کی طرف راہ یاب ہوتی ہے یا نہیں۔

یکھ عرصے کے بعد ملکہ سبا سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پہنچی گئی اور جب دربار میں حاضر ہوئی تو اس سے دریافت کیا گیا: کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ ملکہ نے جواب دیا: "ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ہی ہے" یعنی تخت کی ساخت اور مجموعی ہیئت تو جیسا تیری ہے کہ ویسا ہی تخت ہے اور قدرے ہیئت کی تبدیلی اس لیئیں ہے کہ میں جز دیدہ کر دی ہے، اس لئے یہ بھی نہیں کہہ سکتی کہ یہ تخیلہ میرا ہی تخت ہے۔

ملکہ سبا نے ساتھ ہی یہ بھی کہا: مجھ کو آپ کی بے نظیر اور عدیم المثال قوت وطاقت کا پہلے سے علم ہو چکا ہے۔ اس لئے میں صلح اور فرمانبرداری کر کے عاصر خدمت ہوئی ہوں اور اب تخت کا یہ مجھ الحقول معاملہ تو آپ کی لاثانی طاقت کا تازہ مظاہرہ ہے اور ہماری اطاعت واتقیاد کے لئے مزید تازیانہ، اس لئے ہم پھر ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں اظہار وفاداری وفرمانبرداری کرتے ہیں۔

ملکہ نے یقین کر لیا کہ کسلمین (ہم فرمانبردار ہیں) کہہ کر ہم نے سلیمان علیہ السلام کے پیغام کی تکمیل کردی اور اس کے مقصد کو پورا کر دیا اور ملکہ کی مشرکانہ زندگی اور آفتاب پرستی ماضی آئی کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پیغام کی حقیقت سمجھ گئے اور ہدایت کی جانب راہ یاب ہو گئے۔

اس لئے اب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اظہار مقصد کے لئے دوسرا لطیف طریقہ اختیار فرمایا اور اس کی ذکاوت وفطانت کو پہچانا کہ وہ کیا ہے انہوں نے جنوں کی مدد سے ایک عالیشان شیش محل تیار کرایا۔ جو آبگینہ کی چمک، قصر کی رفعت اور عجیب وغریب صنعت کاری کے لحاظ سے بے نظیر تھا اور اس میں داخل ہونے کے لئے سامنے چوگھن پڑتا تھا اور کشاف آبگینوں اور بلور کے ٹکڑوں سے ایسا بنایا گیا تھا کہ دیکھنے والے کی نگاہ دھوکا کھا کر یہ نہیں کہہ سکتی تھی کہ گہرائی میں صاف وشفاف پانی بہہ رہا ہے۔

ملکہ سبا سے کہا گیا کہ قصر شاہی میں قیام کر لے، ملکہ محل کے سامنے پہنچی تو شفاف پانی بہتا ہوا پایا، یہ دیکھ کر ملکہ نے پانی میں اترنے کے لئے کپڑوں کو ساق سے اوپر چڑھا دیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اس کی ضرورت نہیں یہ پانی نہیں ہے سارا محل اور اس کا خوبصورت حسن چمکتے ہوئے آبگینہ کا ہے۔

ملکہ کی ذکاوت وفطانت پر یہ عشت چوٹ تھی، جس نے حقیقت حال سمجھنے کے لئے اس تدبیر کو اختیار کیا تھا، یہ دیکھ کر دوبارہ اپنے ایک زیبرست بادشاہ کی تابعدار خاتون کا مظاہرہ نہیں ہے بلکہ مجھ پر یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ سلیمان علیہ السلام کو یہ نظر بلاغت اور یہ معجزانہ قدرت کسی ایسی ہستی کی عطا کردہ ہے جو خمس قمر بلکہ کل کائنات کا خالق ومالک ہے۔

☆☆☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں

حدیث ۴۵۲: نبی کریم ﷺ کا تالیف قلب کے لیے نومسلم اور دوسرے مسلمانوں کو خمس وغیرہ سے کچھ دینا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ مال مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا۔ پھر میں نے دوبارہ مانگا تو اس مرتبہ بھی آپ ﷺ نے عطا کیا اور ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ مال (دیکھنے میں) بہت طرا اور خوشگوار ہے لیکن جو شخص اسے سیر چشمی سے لے تو اس کے لیے اس میں بہت برکت ہوگی اور جس نے حرص اور لالچ سے اسے لیا، اس کے لیے اس میں کوئی برکت نہیں ہے بلکہ وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہوتا ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے (حتاز ہو کر) عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ﷺ کے بعد میں کسی سے کچھ نہ مانگوں گا یہاں تک کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو عطیہ دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مال عطیہ کرنے کے لیے بلایا تو انہوں نے پھر بھی اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اہل اسلام! میں انہیں ان کا وہ حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مال فے میں ان کے لیے مقرر کیا ہے لیکن یہ اسے لینے سے انکاری ہیں۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کے سوال نہ کرنے کی قسم کھائی تھی۔

حدیث ۴۵۳: نبی کریم ﷺ کا تالیف قلب کے لیے نومسلم اور دوسرے مسلمانوں کو خمس وغیرہ سے کچھ دینا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی تو آپ ﷺ نے انہیں منت پوری کرنے کا حکم دیا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تین قیدی عورتیں میں سے دو لونڈیاں تھیں جن کو انہوں نے مکہ مکرمہ کے ایک مکان میں رکھا تھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے تمیمی کے قیدیوں پر احسان کیا (اور انہیں آزاد کر دیا) تو وہ بھی کوچوں میں دوڑنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ! دیکھو کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں پر احسان کر کے ہوئے آزاد کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ، تم بھی ان دونوں لونڈیوں کو آزاد کر دو۔

☆☆☆

مشعل

ترجمہ: کتاب الجہاد ..... صحیح بخاری

حضرت نافع نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ہرارہ سے عمرہ کیں تھا۔ آگر آپ ﷺ نے وہاں سے عمرہ کیا ہو تا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ضرور بتا دیتا۔ (راوی حدیث) جریر کی روایت میں ہے کہ وہ دونوں لوٹ مال کی طرف سے نکلی تھیں۔

حدیث ۴۵۴: نبی کریم ﷺ کا تالیف قلب کے لیے نومسلم اور دوسرے مسلمانوں کو خمس وغیرہ سے کچھ دینا

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال دیا اور کچھ لوگوں کو نہ دیا، جن کو نہ دیا وہ ناراض ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں جن لوگوں کو دیتا ہوں بھلے ان کی کج روی اور بے صبری کا اندیشہ ہوتا ہے اور وہ مرض کو میں اس خیر اور استقامۃ کے سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا فرمائی ہے۔ ان میں سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ حضرت عمرو بن تغلب کا بیان ہے کہ میری نسبت رسول اللہ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا اگر مجھے اس کے بدلے سرخ اونٹ بھی ملتے تو میں خوش نہ ہوتا۔

ابو عاصم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی آئے جنہیں آپ ﷺ نے تقسیم فرمایا تھا۔

☆☆☆

الفقہ

بعض لوگ یہ طریقہ اختیار کرتا ہے کہ امام شافعیؒ کی تقلید سے نہ امام ابوحنیفہؒ کی بلکہ یہ تو خواجہ نقشبندیؒ کا ہم بصیرت پر اعتماد کیا ہے۔ اس کا نتیجہ خدا کے راستے سے ہٹنا اور بھٹکنا ہے۔ "ولاتتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله (ترجمہ) اور نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا کہ وہ خدا کے راستہ تم کو بھٹکا دے گی (سورہ ص: ۲۶) اس لیے ضروری ہوا کہ ایک ہی امام کی تقلید کی جائے۔

چونکہ قرآن نے اجماع کو اثابت کے ساتھ مربوط کیا ہے "واتبع سبيل من اناب الي" اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو (سورہ لقمان: ۱۵) اس بنا پر بھوکی حالت سے کسی کو امام تھا، اس لیے مذموم نہیں بلکہ پسندیدہ اور باعث رحمت ہے، چنانچہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "اختلاف امتي رحمة" میری امت کے اختلاف رحمت ہے، حدیث پاک میں جس اختلاف کو رحمت قرار دیا گیا اس کا صحیح مصداق یہی تھا جو صحابہ کرام اور حضرات کا اختلاف ہے، چونکہ ان چاروں ائمہ کے شاگرد زیادہ ہوئے، انہوں نے ان کے علم کو مدون ومحقق کر کے پوری دنیا میں پھیلایا، اس لیے جب علماء اور لوگوں کے اندر دیانت وامانت کو ٹھکنے ہوتے دیکھا تو ان چاروں ائمہ کے مسلک کی تقلید کو واجب قرار دے دیا اور اس پر پوری امت کا اجماع ہو گیا، اس طرح یہ سلسلہ وجود میں آیا جو خود حقیقت قرآنی آیات، رسول اللہ ﷺ کے اقوال واعمال، صحابہ کرام کے کار اور اجماع وقیاس شرعی پر مبنی تھی اور اس اختلاف نے امت کی بھول شریعت اور حضور ﷺ کی تمام سنتوں کو پوری دیانت وامانت کے ساتھ عمدہ طریقے سے امت تک پہنچایا ہے، ان حضرات کا پوری امت پر احسان ہے کہ انہوں نے تن من دھن کی بازی لگا کر دکام شریعہ کو دارالشریعہ کی روشنی میں مدون ومرتب فرمایا اور ہمارے لیے دین پر چلنا آسان کر دیا، اللہ ان تمام حضرات کی پوری امت کی طرف سے ان کے شایان شان اجر عطا فرمائے۔ آمین

واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح

الحمد للہ! جواب کافی، وافی اور شافی ہے، ائمہ کی تقلید فرض تھی تم کے مسائل میں کی جاتی ہے اور ان میں تقلید کے بغیر چارہ نہیں، باقی شریعت میں کسی امام کی تقلید نہیں کی جاتی، اللہ اور رسول ﷺ ہی کی پیروی کی جاتی ہے اور وہ تیسری قسم کے مسائل تھا کہ ایسی بعد حصد میں مکروہ علاوہ مرتب نہیں کئے گئے بلکہ پوری فقہ ایک ساتھ مرتب کی گئی ہے اور ان تین قسم کے مسائل کے اعتبار سے فقہ حنفی، شافعی وغیرہ کہا جاتا ہے، باقی اتنی بعد مسائل اہل حق کی بھوں میں مشترک مسائل ہیں۔

اور وہ تین قسم کے مسائل یہ ہیں:

۱) کبھی نص ظنی میں اختلاف ہو جاتا ہے، کسی آیت کا یا حدیث کا مطلب کیا ہے؟ اس میں مجتہدین میں اختلاف ہو جاتا ہے، ایک امام کہتا ہے یہ مطلب ہے، دوسرا کہتا ہے یہ مطلب ہے اور عربی زبان کی رو سے دونوں مطلب ہو سکتے ہیں، پس تقلید کے علاوہ چارہ نہیں، بتا دار اسی جگہ دو امامو میں کی ایک ساتھ تقلید نہیں ہوتی۔

۲) کبھی نا خ ومنسوخ متعین آیت میں اختلاف ہو جاتا ہے یعنی کوئی سی روایت مقدم ہے اور کوئی سی مؤخر، اس میں اختلاف ہو جاتا ہے، پس یہاں بھی تقلید کے علاوہ چارہ نہیں۔

۳) کبھی مسئلہ مستنبطہ ہوتا ہے نص کی تیسرے مسئلہ لگانا پڑتا ہے، میں اصل فقہ کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے، پس استنباط میں اختلاف ہو جاتا ہے، اس صورت میں بھی تقلید کا نہ گزیر ہو جاتی ہے۔

اور ان تینوں کی مثالیں مجموعہ کی کتاب "معلی طلبات" صدر اول میں ۴۰ ہیں میں، پس اگر سائل اپنی بات کو سمجھ نہ لے تو اس کا اشکال حل ہو جائے گا۔

حررہ: سعید احمد پالن پوری

☆☆☆

درحقیقت یہ طریقہ اختیار کرنا نہ امام شافعیؒ کی تقلید ہے نہ امام ابوحنیفہؒ کی بلکہ یہ تو خواجہ نقشبندیؒ کا اتباع ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔ اس کا نتیجہ خدا کے راستے سے ہٹنا اور بھٹکنا ہے۔ "فيضلك عن سبيل الله" (ترجمہ) اور نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا کہ وہ خدا کے راستہ سے تم کو بھٹکا دے گی (سورہ ص: ۲۶) اس لیے ضروری ہوا کہ ایک ہی امام کی تقلید کی جائے۔

چونکہ قرآن نے اجماع کو اثابت کے ساتھ مربوط کیا ہے "واتبع سبيل من اناب الي" اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو (سورہ لقمان: ۱۵) اس بنا پر بھوکی حالت سے کسی کو امام تھا، اس لیے مذموم نہیں بلکہ پسندیدہ اور باعث رحمت ہے، چنانچہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "اختلاف امتي رحمة" میری امت کے اختلاف رحمت ہے، حدیث پاک میں جس اختلاف کو رحمت قرار دیا گیا اس کا صحیح مصداق یہی تھا جو صحابہ کرام اور حضرات کا اختلاف ہے، چونکہ ان چاروں ائمہ کے شاگرد زیادہ ہوئے، انہوں نے ان کے علم کو مدون ومحقق کر کے پوری دنیا میں پھیلایا، اس لیے جب علماء اور لوگوں کے اندر دیانت وامانت کو ٹھکنے ہوتے دیکھا تو ان چاروں ائمہ

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

رجسٹرڈ نمبر P-483

ہفت روزہ القلم پشاور

WEEKLY ALQALAM-E-PESHAWAR

صفحات 8 قیمت 10 روپے

11 | 19-25 محرم الحرام 1438ھ بمطابق 21-27 اکتوبر 2016ء | 46

ضلع غور پر مجاہدین کا قبضہ، لشکر گاہ میں 100 اہلکار قتل

طالبان کی پیش قدمی جاری، کابل کا 3 اضلاع پر کنٹرول، حکومت اسمبلی تحلیل کر دی

225 فوجیوں کی چھاؤنیاں، 63 بنک کیش لوٹ لیے

مجاہدین نے لشکر گاہ شہر کے نواحی علاقے میں لڑائی کے دوران پسپا ہوتے ہوئے اہلکاروں کو گھیر کر قتل کیا، 22 فوجی گاڑیاں، دو رجنوں ٹرک، بیسٹکوں رائفلیں بھی غنیمت

چھترپوں میں فوجیوں کی امدادت بڑھنے کا افغان اعتراف، مزین کوٹ میں پولیس ہیڈ کوارٹر پر حملے میں 10 اہلکار ہلاک، 3 ٹینک تباہ، فاریاب میں 69 بلاکتیں

حملوں میں 20 سے زائد فوجی ٹینک، درجنوں فوجی گاڑیاں بھی تباہ، کوٹہ تیلی فورسز جانی اور مالی نقصان پر حواس باختہ، حکومت کی جنگی حکمت عملی مکمل طور پر ناکام بنادی گئی

سرپل میں 13 اہم علاقے بھی فتح کر لیے گئے، غزنی اور لوگر میں کاروان پر حملے میں 32 اہلکار کام آئے، کنڑ اور قندوز میں 3 فوجی افسروں سمیت 14 ہلاک

کابل (نیٹ جاری) افغانستان میں طالبان بلمند، فاریاب، قندوز، خوست، قندھار، سرپل سمیت کے دیتھ جنگ جاری، اتحادی فورسز مجاہدین کے سامنے ڈھیر ہو گئے، دو دن کے اندر ہی اتحادی فورسز کے مکمل طور پر ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے، طالبان کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور 63 بنکے، کیش لوٹ لیے گئے، غزنی اور لوگر میں کاروان پر حملے میں 32 اہلکار کام آئے، کنڑ اور قندوز میں 3 فوجی افسروں سمیت 14 ہلاک

مجاہدین نے قندوز میں فتح کر لیے گئے، غزنی اور لوگر میں کاروان پر حملے میں 32 اہلکار کام آئے، کنڑ اور قندوز میں 3 فوجی افسروں سمیت 14 ہلاک

بلمند، فاریاب، قندوز، خوست اور قندھار مجاہدین نے 200 سے زائد اتحادی ٹھکانے لگائے، افغان نائب صدر رشید دوستم کے بھی زخمی ہونے کی تصدیق

www.alqalamonline.com
ہفت روزہ
القلم
پشاور
WEEKLY
ALQALAM-E-PESHAWAR

ناشر محمد اقرار احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ سیٹھی پشاور سے چھپوا کر دربستان بازار پشاور صدر سے شائع کیا۔

دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز پلازہ سینٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

متبوضہ کشمیر میں کرفیو کے 100 دن مکمل..... یہ ظلم کب تک؟

نہتے کشمیریوں پر بھارتی مظالم کے حالیہ سلسلے کو شروع ہوئے 100 دن مکمل ہو چکے ہیں، اور یہ کسی بھی علاقہ میں کرفیو کے ایام کا بہت بڑا عدد ہے، ورنہ کون ذی شعور انسان نہیں جانتا کہ ایک دن کا کرفیو بھی کسی علاقے کے لوگوں کی زندگی اجیرن بنا کر رکھ دیتا ہے۔ اس تازہ موسم حوالہ میں کشمیریوں کی آزادی کی جدوجہد میں اب تک سوسے زائد نہتے کشمیری شہید اور ہزاروں زخمی ہو چکے ہیں۔

حریت کی پیاسی اور اس وقت بلند ہوئی جب آٹھ جولائی کو نوجوان حریت پسند برہان وانی کو بھارتی قابض فوج نے شہید کیا، جس پر پوری کشمیری قوم بھارت کے خلاف ایک بار پھر تازہ دم ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی اور بعد میں بھارتی قابض فوج نے ان مظاہروں کو روکنے کے لئے کرفیو لگایا جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ بھارت کے اپنے میڈیا کے مطابق ان 100 دنوں میں تیرہ ہزار نہتے کشمیری زخمی ہو چکے ہیں، جن میں ایک ہزار کے لگ بھگ پیلٹ گنز کے شکار ہوئے ہیں جنکی بینائی کھونے کا خطرہ یقینی ہے۔ اس دوران پولیس اور قابض فوج نے سات ہزار کشمیریوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق، مقبوضہ کشمیر میں کاروبار بند ہونے سے دس ہزار کروڑ روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ مسلسل کرفیو کی وجہ سے کھانے پینے کی اشیاء اور ادویات کی شدید قلت ہو چکی ہے۔ اخبارات کی اشاعت بند ہے، انٹرنیٹ پر پابندی ہے اور کشمیریوں کے بیرونی دنیا سے تمام رابطے کاٹ دیئے گئے ہیں۔

ان سو دنوں میں ایک سو پندرہ سے زائد کشمیریوں کو بے دردی سے قتل کیا جا چکا ہے، مظاہرین پر اندھا دھند فائرنگ بھارتی فوج کا طویلہ بن چکا ہے۔ جس کی وجہ سے بچوں، خواتین اور نوجوانوں سمیت سینکڑوں افراد یا آنکھوں سے محروم ہو چکے ہیں یا شدید زخمی ہو کر لاچار ہو چکے ہیں، مزید ظلم و ستم یہی ہے کہ حریت رہنماؤں سید علی گیلانی، میرواعظ یاسین ملک اور دختران ملت کی سربراہ آسیہ اندرابی سمیت دیگر متعدد رہنما گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

ہر گزرتے دن کے ساتھ بھارتی مظالم اپنی انتہا کو پہنچ رہے ہیں، بھارت کی ہٹ دھرمی اور ضد وعناد نمایاں ہو کر سامنے آتا جا رہا ہے، بھارتی جنگی مظالم نے دردمند انسان کو فکر مند بنا دیا ہے، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ عالمی برادری بالکل چپ سادھے ہے، کشمیریوں کا خون بالکل سستا کر دیا گیا ہے، ان کی جان کی کوئی قیمت گویا ہے ہی نہیں اور بے حسی کی سوا اس کی پرواہ ہے، موہوم ہی نام نہاد دہشت گردی کو اسلام اور مسلمانوں سے جوڑ کر اور پھر دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر مسلمانوں کے کئی ممالک کھنڈر بنا دیئے گئے ہیں، درجنوں ممالک کو اس مقصد کے لیے اسلامی ممالک پر چڑھائی کر دیتے ہیں، دنیا بھر میں اس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے، دنیا بھر کے لیے ایک موہوم سی چیز کو سب سے خطرناک باور کرا دیا جاتا ہے مگر یہاں بھارت جو حقیقی ظلم ڈھا رہا ہے، انسانی جانیں ہر روز ضائع ہو رہی ہیں اس پر عالمی برادری کے ضمیر ہرگز نہیں جاگتا اور نہ ہی بھارتی دہشت گردی ختم کرنے کے لیے کوئی بلاک اور کوئی اتحاد وجود میں آتا ہے۔

☆.....☆.....☆

پیارے لخت جگر سفیان شہیدؒ

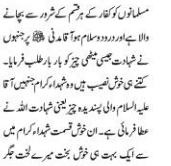

محمد اسماعیل

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کو کفار کے ہر قسم کے شرور سے بچانے والا ہے اور درود وسلام ہو آقا مدنی ﷺ پر جنہوں نے شہادت جیسی میٹھی چیز کو بار بار طلب فرمایا۔ کتنے ہی خوش نصیب ہیں وہ شہداء کرام جنہیں آقا علیہ السلام والی پسندیدہ چیز یعنی شہادت اللہ نے عطا فرمائی۔ ہے۔ ان خوش قسمت شہداء کرام میں سے ایک بیٹے ہی خوش بخت میرے لخت جگر سفیان شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔

جی ہاں! میرے پیارے سفیان شہیدؒ ہمیں اللہ تعالیٰ کے کلام پاک پر یقین ہے۔ جب کفار کو رب اکبر اور نے تباہ کر دیا اور اُن کے بھیجے ہوئے شہیدوں کے ہاتھوں سے عذاب دیا ہے یقیناً کہ آپ کے بھیجے ہوئے اور نے اللہ تعالیٰ کا تابع کر کے پوری سرزمین کو کفار کو آخرت میں قتل ہے۔ ہاں ہمارے پیارے سفیان شہید تو بہت ہی اچھی طبیعت کے انسان تھے۔ غریب، مسکین مسلمانوں کے کام آتا تھا اور جاتے ہوئے مسلمانوں اور اسلام کا ایسا کام کر گئے کہ جس اسلام رتبق دینا تک پاد رکے گا اور مسلمان خوش ہوتے رہیں گے۔

جی ہاں میرے پیارے لخت جگر! اچھا مسلمان وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے پیار رکھے اور خالق و مالک کے دشمنوں سے بغض رکھے اور تو واقعی ایسا ہی تھا۔ تو جس امیر محترم اور جماعت کا انتخاب کر گیا ہمیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اچھی سمجھ سے نوازا تھا۔ آپ نے بہادروں کی طرح زندگی گزاری اور مسلمانوں کے دشمنوں کے سامنے ذلت کر موت کو پسند کی۔

بہت ہی پیارے بیٹے آپ کے جانے سے ہمارا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہے مگر آپ نے بہت اچھا کیا کہ اللہ رب العزت کو خوش کرنے والا کام کیا ہے۔ دشمنان اسلام سے صف بستہ لڑتا رہا کبھی گھبنے نہ خود آرام کیا نہ دشمنوں کو آرام کرنے دیا، نہ خود کھایا پیا، نہ دشمنوں کو کھانے پینے دیا۔ شاباش اے بہادر بیٹے! اللہ تجھے بخشے دشمنان اسلام کو اپنا سامنے سکھ کا کر جاتے ہیں۔

باں پیارے شہید مجھے پتا ہے کہ آپ کا والد ہوں اور اسلام کا۔ آپ نے ذہین اور حاضر جواب ہونے کے باوجود پڑھائی کھیل تماشوں کی لیکن ایک معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت کا مختصر راستہ دکھا دیا تھا بلکہ صرف الفاظ تھے "فرمۃ و ریحان و جنت نعیم" والی حقیقی نعمتیں نصیب فرمائی۔ جی ہاں بہت ہی پیارے جگر! آپ کی خوامہ ورنی اور آپ کی پرسعتی جوانی ہمارا جگر جیتی مگر ہمارے رب کا فرمان حق ہے کہ اگر تمہیں مقابلہ میں زخم آتے ہیں تو تمہارا قوم بھی زخم آتے ہیں۔

ہمارے صابر بیٹے! آپ نے لیفٹیننٹ کے ہمارے ساتھ بہت سے پل گزارے مگر اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

جی ہاں! ہمارے پیارے سفیان شہید تو چلے گئے اور ہمیں اپنے سفیان شہید تو تو ہم سے بار بار کہتے ہو جاتا تھا۔ کم ہونے کی عادت تھی مگر اب پکارتا ہوں مجھے گم ہو گیا۔ طبعی غم ستاتا ہے مگر کوئی نہیں کہتا کہ آپ مردہ ہیں بلکہ زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں رزق کھاتے اور خوش ہوتے ہیں۔

جی ہاں میرے پیارے لخت جگر! اچھا ہے جاری رہے گی کی نوجوان آپ کے پیارے تھیں۔ ڈاکٹر عاطف جیسے ہزاروں مظلوموں کو چھڑوا کے اور کشمیر کو آزاد کروائیں گے۔ ان شاء اللہ

جی ہاں! پیارے شہید تو سچا تھا، تو سچا ہے۔ مجھے امیر محترم، جماعت سے اور جماعت کے کاموں سے محبت تھی۔ اسلام، مسلمانوں اور وطن سے خوب محبت تھی۔ تو اپنے خون سے ہزاروں نوجوانوں کو جگا گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ والسلام یا شہید مکرم!

خواب..... چند ضروری باتیں

عبدالحفیظ امیر پوری

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے۔ لوگوں نے پوچھا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خواب۔ (صحیح بخاری)

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت واقعی ایک عظیم سعادت اور معنوی شرف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً یقیناً کہ اس نے حق دیکھا یقینی واقعی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا۔ دوسری حدیث میں ہے جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا، اس نے حقیقت میں مجھ کو ہی دیکھا، اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا، ایک اور حدیث میں ہے جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، اس لیے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا کہ میں یہ خواب محض عقلہ خداوندی ہے، بندہ کے کسب و اختیار کو ہرگز دخل نہیں ہے۔ (فیض الباری)

اور ایمان والی صالح مومن کو خواب کی شرط ہے، نہ ہی کافر و فسق اس کے لیے مانع ہے اور نبی کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی کے خواب میں آ کر اس کی بشارت و سعادت کا ذریعہ ہوں اور جب نبی کے اختیار میں نہیں تو کسی بھی ولی کو کب یہ اختیار سکتا ہے؟ بلکہ محض قادر مطلق، فاعل مختار اور علیم خبیر ذات اپنے بندوں میں سے جس کو جب، جہاں اور جس قدر سعادت سے نوازنا چاہے، وہ اپنی قدرت وارادہ سے اس کے اسباب پیدا کر دیتی ہے، خواب بھی ایک سبب ہے، جب چاہے، جز من جانب اللہ پیش آتا ہے، اس کا یہ کوئی معمول ہے، نہ اس کے لیے کوئی زمان ومکان متعین ہے۔

خواب میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نبی کے حضرت قتادہؓ کے سوال کیا کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں؟ فرمایا کہ علم ضروری (دیہی) کے طور پر اگر قلب کو گواہی دے دے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں تو اس کا یقین کیا جائے۔ (سیرت النبی ﷺ۔ نشر الطیب)

جیسا کہ دیکھتے ہی بلیز تاں دل میں آ جائے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بلاشک اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اس لیے تمام النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اللہ تعالیٰ نے ہر انسان ہی نہیں بلکہ کائنات کی ہر شے میں ودیعت فرمائی ہے، جیسا کہ احادیث وواقعات شاہد ہیں، مثلاً اونٹ کا اپنی مٹھی میں کنکر لے کر آپ ﷺ کا اسے مجھ (ﷺ) تا نبوت میری گنتی میں کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہوں کہ تیری مٹھی میں کیا ہے یا تیری مٹھی میں جو ہے وہی بتا دے کہ میں کیا ہوں؟ بس کنکر نے کلمہ شہادت پڑھا۔ (دلائل النبوۃ)

یہی وجہ ہے کہ خواب میں دیکھنے والے کا صرف یہ خیال کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہے حق ہونے کے لیے کافی ہے یعنی اس نے نبی کو ہی دیکھا ہے، پس یہ احتمال صحیح نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے اور پہچانے۔ (قواعد التحدیث)

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم تو کاشیاں ہے، یعنی انسان دن بھر جن امور میں مشغول رہتا ہے اور اس کے دل و دماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہی رات میں بصورت خواب متشکل ہو کر نظر آتی ہیں۔ اس طرح کے خواب کا کوئی اعتبار نہیں۔

دوسری قسم ڈراؤنا خواب ہے، جو خواب اصل میں شیطانی اثرات کا پرتو ہوتا ہے۔ شیطان چونکہ ازل سے بنی آدم کا دشمن ہے اور وہ جس طرح عالم بیداری میں انسان کو گمراہ کرنے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں بھی وہ انسان کو پریشان کرنے اور ڈرانے کے لیے طرح طرح کے وسوسے اور خیالات پیدا کرتا ہے۔ جس سے خواب دیکھنے والا اختیاری خوفزدہ ہو جاتا ہے، یہی اس طرح کے خواب دکھلاتا ہے جن میں سوتے والے اپنی زندگی جاتی نظر آتی ہے جیسے وہ دیکھتا ہے کہ میرا سر قلم ہو گیا وغیرہ وغیرہ اسی طرح خواب میں احتلام کا ہونا کہ جو موجب غسل ہو، اس میں بھی اصل میں تو تاذگی محسوس کرنے، خوبی کے بھی وہ قسم ہے جو لائق اعتبار اور قابل تعبیر ہے اور جس کی فضیلت وتعریف حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ (مظاہر حق جدید)

اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری ہوتی ہے کہ وہ بندہ خوش ہو اور اس کا وہ خواب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے حسن سلوک اور امید آوری کا باعث اور شکر وعبادت میں اضافہ کا موجب ہے اور برا خواب شیطانی اثرات کا عکاس ہوتا ہے، یعنی برے خواب سے انسان فطری طور پر پریشان اور غمگین ہوتا ہے جس سے شیطان بڑا خوش ہوتا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی ہے کہ جب کوئی ایسا خواب دیکھے تو اللہ سے پناہ مانگے اور اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی ہے کہ جب کوئی ایسا خواب دیکھے تو اللہ سے پناہ مانگے اور اپنی اس کروٹ کو تبدیل کرے جس پر وہ خواب دیکھنے کے وقت سو رہا تھا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اچھے اور بہتر خواب کی درج ذیل صورتیں بیان کی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا۔

جنت یا جنتیوں کو خواب میں دیکھنا۔

نیک بندوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کو خواب میں دیکھنا۔

مقامات متبرکہ جیسے بیت اللہ کو خواب میں دیکھنا۔

آئندہ پیش آنے والے واقعات کو خواب میں دیکھنا، پھر وہ واقعہ ویسا ہی رونما ہو جیسا اس کو دیکھا ہے۔

گذشتہ واقعات کو واقعی طور پر خواب میں دیکھنا مثلاً دیکھا کہ کسی کا انتقال ہو گیا پھر انتقال کی خبر آئی۔

انوار اور ستقرے کہاں کو خواب میں دیکھنا مثلاً دودھ، شہد اور گھی کا پینا۔ (تیسیر الباقہ)

☆.....☆.....☆

صلیبی ذہنیت

زبیر طیب

ہوں، یہ وہ دور تھا جب عیسائی بادشاہ آسٹس سلطان نور الدین زنگی کے ہاتھوں ذلت ناک شکست کھا کر تمام متفوحہ علاقے واپس کر چکا تھا۔ اس نے نور الدین زنگی کو تاوان بھی ادا کیا، جنگ بند کرنے کے معاہدے پر دستخط کر کے جزیرہ بھی ادا کیا۔ لیکن اس شکست کے بعد اس نے کرک کے قلعے میں اسلام کی بیخ کنی کے منصوبے بنانے شروع کر دیئے، اس کے اسلام دشمن ٹیمپلر نے دیہ اور خفیہ چالوں کی وجہ سے اس کے بعض حواری صلیبی حکمران اور جرنیل اسے دشمنی کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ یہی وجہ تھی کہ اس کے اپنے ساتھیوں نے اس پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ اندر سے مسلمانوں کا دوست ہے اور اُن کے ساتھ سودے بازی کر رہا ہے۔

یورپی مورخ اندرے آزون لکھتا ہے کہ ایسے ہی ایک موقع پر آسٹس نے الزام کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا "ایک مسلمان سحکران کو پھانسنے کیلئے میں اپنی کنواری بیٹیوں کو بھی اس کے حوالے کرنے سے گریز نہیں کروں گا۔ تم مسلمانوں کے ساتھ صلح نامے اور دوستی کے معاہدے کر کے مجھ پر تو نے کیا کیا ہے؟ کیونکہ اس میں تمہاری تو جیتنی کا پیغام دیتے ہیں لیکن تم سوچتے کہ مسلمان کو میدان میں مارنا زیادہ آسان ہے۔ میرا انظریہ یہ ہے کہ شہر درت پر نے پر ان کے آگے ہتھیار ڈال کر صلح نامہ کرو، معاہدہ کرو اور گھر آ کر معاہدے اور صلح نامے کے الف لیلہ کر دیا جائے اور یہ ہی ہے کہ حریت رہنماؤں سید علی گیلانی، میرواعظ یاسین ملک اور دختران ملت کی سربراہ آسیہ اندرابی سمیت دیگر متعدد رہنما گرفتار کر لیے گئے ہیں۔

ہر گزرتے دن کے ساتھ بھارتی مظالم اپنی انتہا کو پہنچ رہے ہیں، بھارت کی ہٹ دھرمی اور ضد وعناد نمایاں ہو کر سامنے آتا جا رہا ہے، بھارتی جنگی مظالم نے دردمند انسان کو فکر مند بنا دیا ہے، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ عالمی برادری بالکل چپ سادھے ہے، کشمیریوں کا خون بالکل سستا کر دیا گیا ہے، ان کی جان کی کوئی قیمت گویا ہے ہی نہیں اور بے حسی کی سوا اس کی پرواہ ہے، موہوم ہی نام نہاد دہشت گردی کو اسلام اور مسلمانوں سے جوڑ کر اور پھر دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر مسلمانوں کے کئی ممالک کھنڈر بنا دیئے گئے ہیں، درجنوں ممالک کو اس مقصد کے لیے اسلامی ممالک پر چڑھائی کر دیتے ہیں، دنیا بھر میں اس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے، دنیا بھر کے لیے ایک موہوم سی چیز کو سب سے خطرناک باور کرا دیا جاتا ہے مگر یہاں بھارت جو حقیقی ظلم ڈھا رہا ہے، انسانی جانیں ہر روز ضائع ہو رہی ہیں اس پر عالمی برادری کے ضمیر ہرگز نہیں جاگتا اور نہ ہی بھارتی دہشت گردی ختم کرنے کے لیے کوئی بلاک اور کوئی اتحاد وجود میں آتا ہے۔

☆.....☆.....☆

خون آشام سانحات

محمد فاروق

گزشتہ کئی برسوں میں روما ہونے والے اذیت ناک اور خون آشام سانحات میں ابھی تک دو لاکھ سے زائد نہتے مسلمانوں کو موت نیچ کر چکا ہے۔ سینکڑوں مسلم بستیاں، اجاڑی نہیں بلکہ صفحہ ہستی سے مٹا دی گئی ہیں۔ دین محمدی کی پیروکاری کے جرم میں اکتالیس گاؤں اور ہزاروں آبادیاں، تپتے اور معصوم زندہ ہمیشہ سمیت جلا کر خاکستر کر دی گئی ہیں۔ لاکھوں مسلمان کو ہمسایہ ممالک میں ترک وطن پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ اور اس پر ستم ظریفی یہ کہ کوئی مسلمان ممالک بلکہ ان سے وابستہ مذہبی لوگوں کو پناہ دینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ مسلم اکثریتی علاقوں میں جبراً کرفیو نافذ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کی جعلی پیامبر عالمی برادری مسلسل خاموش ہے۔ ہم جنس پرستی اور فحاشی تہذیب کیخلاف صدائے احتج کا جتنی شدت پسندی قرار دیکر دنیا نے اسے بیکار حقیقات کیلئے خون مسلم کا پیاسا قلمیں محض ایک تماشہ ہے۔ مہاتما بدھ کی ایک موروثی بادشاہت میں گنجان کا گورکھ ناتھ نے والے نام نہاد مندرہ میں مسلوں کو مہاتما بدھ کے دکاروں کے ہاتھوں مسلمانوں کے زندہ جلنے پر کسی چوک میں ایک فوٹی موی سوم ذبح جانے کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔

مسلم علاقوں میں مساجد سیل کر کے ان علاقوں کو سرکاری فوج کی تحویل میں دیکر مسلم آبادی کو مجبور ہجرت کر جانے والے پابند وسائل کی ذلت کیلئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ حضور ﷺ کو فرمانے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے۔ لوگوں نے پوچھا: مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھے خواب۔ (صحیح بخاری)

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت واقعی ایک عظیم سعادت اور معنوی شرف ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً یقیناً کہ اس نے حق دیکھا یقینی واقعی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا۔ دوسری حدیث میں ہے جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا، اس نے حقیقت میں مجھ کو ہی دیکھا، اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا، ایک اور حدیث میں ہے جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب مجھے بیداری میں دیکھے گا، اس لیے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا کہ میں یہ خواب محض عقلہ خداوندی ہے، بندہ کے کسب و اختیار کو ہرگز دخل نہیں ہے۔ (فیض الباری)

اور ایمان والی صالح مومن کو خواب کی شرط ہے، نہ ہی کافر و فسق اس کے لیے مانع ہے اور نبی کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی کے خواب میں آ کر اس کی بشارت و سعادت کا ذریعہ ہوں اور جب نبی کے اختیار میں نہیں تو کسی بھی ولی کو کب یہ اختیار سکتا ہے؟ بلکہ محض قادر مطلق، فاعل مختار اور علیم خبیر ذات اپنے بندوں میں سے جس کو جب، جہاں اور جس قدر سعادت سے نوازنا چاہے، وہ اپنی قدرت وارادہ سے اس کے اسباب پیدا کر دیتی ہے، خواب بھی ایک سبب ہے، جز من جانب اللہ پیش آتا ہے، اس کا یہ کوئی معمول ہے، نہ اس کے لیے کوئی زمان ومکان متعین ہے۔

خواب میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نبی کے حضرت قتادہؓ کے سوال کیا کہ یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں؟ فرمایا کہ علم ضروری (دیہی) کے طور پر اگر قلب کو گواہی دے دے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں تو اس کا یقین کیا جائے۔ (سیرت النبی ﷺ۔ نشر الطیب)

جیسا کہ دیکھتے ہی بلیز تاں دل میں آ جائے کہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بلاشک اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اس لیے تمام النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اللہ تعالیٰ نے ہر انسان ہی نہیں بلکہ کائنات کی ہر شے میں ودیعت فرمائی ہے، جیسا کہ احادیث وواقعات شاہد ہیں، مثلاً اونٹ کا اپنی مٹھی میں کنکر لے کر آپ ﷺ کا اسے مجھ (ﷺ) تا نبوت میری گنتی میں کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہوں کہ تیری مٹھی میں کیا ہے یا تیری مٹھی میں جو ہے وہی بتا دے کہ میں کیا ہوں؟ بس کنکر نے کلمہ شہادت پڑھا۔ (دلائل النبوۃ)

یہی وجہ ہے کہ خواب میں دیکھنے والے کا صرف یہ خیال کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہے حق ہونے کے لیے کافی ہے یعنی اس نے نبی کو ہی دیکھا ہے، پس یہ احتمال صحیح نہیں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے اور پہچانے۔ (قواعد التحدیث)

خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ پہلی قسم تو کاشیاں ہے، یعنی انسان دن بھر جن امور میں مشغول رہتا ہے اور اس کے دل و دماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہی رات میں بصورت خواب متشکل ہو کر نظر آتی ہیں۔ اس طرح کے خواب کا کوئی اعتبار نہیں۔

دوسری قسم ڈراؤنا خواب ہے، جو خواب اصل میں شیطانی اثرات کا پرتو ہوتا ہے۔ شیطان چونکہ ازل سے بنی آدم کا دشمن ہے اور وہ جس طرح عالم بیداری میں انسان کو گمراہ کرنے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں بھی وہ انسان کو پریشان کرنے اور ڈرانے کے لیے طرح طرح کے وسوسے اور خیالات پیدا کرتا ہے۔ جس کی وجہ کسی ڈراؤنی شکل وصورت میں نظر آتا ہے جس سے خواب دیکھنے والا اختیاری خوفزدہ ہو جاتا ہے، یہی اس طرح کے خواب دکھلاتا ہے جن میں سوتے والے اپنی زندگی جاتی نظر آتی ہے جیسے وہ دیکھتا ہے کہ میرا سر قلم ہو گیا وغیرہ وغیرہ اسی طرح خواب میں احتلام کا ہونا کہ جو موجب غسل ہو، اس میں بھی اصل میں تو تاذگی محسوس کرنے، خوبی کے بھی وہ قسم ہے جو لائق اعتبار اور قابل تعبیر ہے اور جس کی فضیلت وتعریف حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ (مظاہر حق جدید)

اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری ہوتی ہے کہ وہ بندہ خوش ہو اور اس کا وہ خواب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے حسن سلوک اور امید آوری کا باعث اور شکر وعبادت میں اضافہ کا موجب ہے اور برا خواب شیطانی اثرات کا عکاس ہوتا ہے، یعنی برے خواب سے انسان فطری طور پر پریشان اور غمگین ہوتا ہے جس سے شیطان بڑا خوش ہوتا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی ہے کہ جب کوئی ایسا خواب دیکھے تو اللہ سے پناہ مانگے اور اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی ہے کہ جب کوئی ایسا خواب دیکھے تو اللہ سے پناہ مانگے اور اپنی اس کروٹ کو تبدیل کرے جس پر وہ خواب دیکھنے کے وقت سو رہا تھا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اچھے اور بہتر خواب کی درج ذیل صورتیں بیان کی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا۔

جنت یا جنتیوں کو خواب میں دیکھنا۔

نیک بندوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کو خواب میں دیکھنا۔

مقامات متبرکہ جیسے بیت اللہ کو خواب میں دیکھنا۔

آئندہ پیش آنے والے واقعات کو خواب میں دیکھنا، پھر وہ واقعہ ویسا ہی رونما ہو جیسا اس کو دیکھا ہے۔

گذشتہ واقعات کو واقعی طور پر خواب میں دیکھنا مثلاً دیکھا کہ کسی کا انتقال ہو گیا پھر انتقال کی خبر آئی۔

انوار اور ستقرے کہاں کو خواب میں دیکھنا مثلاً دودھ، شہد اور گھی کا پینا۔ (تیسیر الباقہ)

☆.....☆.....☆

کشمیر کب آزاد ہوگا؟

ذوالقرنین

آخر یہ چار کشمیریوں کو کب آزادی ملے گی؟ کب تک وہ بھارتی ظلم وستم کا شکار رہتے رہیں گے؟ کیوں کشمیریوں کا کوئی درد بھائیں دالا نہیں ہے؟ کیوں کشمیریوں کا کوئی ہمدرد

مراقبہ حضرت علیؓ بحالت نماز

ایک مرتبہ حضرت علیؓ کی رات پر دشمن نے تیر مارا جو ران میں پیوست ہوگیا، لوگوں نے نکالنے کی کوشش کی پر کامیاب نہ ہوسکے، پھر فیصلہ یہ ہوا کہ جب نماز میں مشغول ہوجائیں تو ہم نکال لیں گے۔ آپ نے جب نماز شروع کی اور سجدہ میں گئے تو ان لوگوں نے تیر اس قدر زور سے کھینچا کہ وہ نکل آیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کا اپنے آپ پاس مخیّر دیکھا۔ فرمایا کہ کیا تم تیر نکالنے کے لیے آئے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ تو ہم نے نکال لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے تو خبر بھی نہیں ہوئی اسقدر عالم استغراق میں چلے گئے تھے ان کو اپنی جان کی بھی ہوش نہ تھی صرف خدا کی طرف دھیان تھا۔

اس طرح سے حضرت رائج کیتے ہیں: جب میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں مجھے اس کا فکر سوار ہوجاتا ہے۔

اسی طرح ایک اور ولی اللہ کا ذکر ہے کہ ان کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکل آیا تھا۔ ان کی والدہ نے کہا کہ جب پہ نماز میں مشغول ہوں پھوڑا کاٹ لینا چنانچہ جب وہ نماز میں کھڑے ہوئے تو پھوڑا کاٹا گیا لیکن ان کو خبر بھی نہ ہوئی۔

صوفیاء کرام کا کیا کہنا ہے کہ اور یہ عارف ہر وقت اور خصوصاً عبادت کرتے وقت صرف اسی ذات حق کی طرف ہوتا ہے، جس کی وہ عبادت کرتے ہیں۔ بموجب اس حدیث شریف کے "ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك" کہ تو خدا کی اس طرح بندگی کر گویا کہ تو اپنے خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، اگرتو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

کلمات تشہد پہ

(۱) ہوش و دم (۲) تطہر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یادِ کرد (۶) بازگشت (۷) نظر بر قدم

ان کے بعد بھی اصطلاحیں حضرت خواجہ نقشبند رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہیں:

(۱) وقوف زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی۔

ہوش و دم

ہوش و دم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے۔ ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور چشم رہے اپنی ذات سے ہر سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ بتدریج دوام حضور کے واسطے مخصوص ہے۔ پھر بعد آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان میں آجاتے تو چاہیے کہ کھوج کرتا رہے اپنی ذات کا ٹھوڑی مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت میں غافلت آئی کہ نہیں سو اگر غفلت آئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اس کو چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح ہمیشہ فکر کرتا رہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جائے اور یہ گزشتہ طریقے کو ہوشیاری سمجھی یوقوف زمانی ہے پس ہر دم کا ہاسہ، ہوش و دم ہے اور مدت کے محاسبہ کو تھی مدت غفلت رہی ہے یہ وقوف زمانی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو پایا اور ماعدا موت کے واسطے عمل کیا۔ محاسبہ کی دلیل قرآن پاک کی یہ آیت ہے "ولتنظر نفس ماقدمت لغد" ہر نفس پہ دیکھے کہ میں نے کل کے واسطے کیا عمل کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین عمرؓ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ اپنی جان کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کرو قبل اس کے کہ وزن کئے جاویں اور تیار ہو جاؤ خدا کے سامنے پیش ہونے کے لئے جو تمہیں میں ہوگا اس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز چھپ نہ سکے گی۔

نظر بر قدم

نظر بر قدم سے مراد یہ ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ نظر اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے کہ برا نہ آئے اس لیے کہ تفرق متلفذ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا ہے اور جس کی وہ طلب میں ہے اس سے روکتا ہے اور یہ خیال کرے کہ میں کس نبی کے زیر قدم ہوں اس لئے کہ اولیاء اللہ کے مشارب میں بعض محمدی المشرب ہوتے ہیں اور بعض موسوی المشرب ہوتے ہیں۔

سفر در وطن

سفر در وطن صفات نسبیہ سے صفات ملکیہ کی طرف جانا، پس سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو ٹٹولتا رہے کہ اس میں تعلق کی محبت ہے یا نہیں۔ پھر جب تو جانے کہ میں نے اپنی بیوی، اپنی اولاد، اپنا مال، جاہ وجلال، اپنے والدین، اپنے اقارب، اپنی جرجیز سے محبت رکھ کر خدا کی یاد سے غافل ہوگیا ہوں اور مجھے یہ اشیاء خدا سے باز رکھتی ہیں۔ پھر کہے "لا الٰہ الا اللہ" لا الٰہ سے ارادہ کرے کہ میں نے غیر کو اپنا معبود بنایا اور الا اللہ سے ارادہ کرے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں نے اس مقام پر ثابت کردی۔ کیونکہ غیر اللہ کی محبت کی بیل دل کے اندر چھپی ہوئی ہے اس کا نکالنا مشکل نہیں مگر کمال خواہش سے۔ سالک پر واجب ہے کہ کمال خواہش کرے کہ اس کے دل میں کل سے کما حقہ کا کیہ یا اعتراض موجود ہے تو اس کو توڑ دے اس کی دلیل کیا ہے۔ فرمایا: قرآن شریف میں جس نے اللہ تعالیٰ کی محبت کا مزہ چکھا، ان نے اپنے دل کو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں نے اس کو مٹتی کردیا۔

خلوت در انجمن

خلوت در انجمن یہ ہے۔

از دوس شرط شاہ از بوں بیگانہ شو

ایں چنیں زیبا رفت کہ بے خود اندر جہاں

دل سے خدا تعالیٰ کے ساتھ مشغول رہے، اپنے سب حالات میں، کلام کرنے میں اور کھانے پینے اور چلنے میں۔ پس سالک پر واجب ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کا

ملکہ (یعنی قوت راسخہ حاصل کرے) ان اشغال ذکر وہ کی مشغولی کے وقت جس طرح کہ خدا تعالیٰ جل جلالہ فرماتے ہیں:

"مرد و لوگ جن جن کو سوداگری اور خرید و فروخت خدا تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔"

یعنی اندر سے آشنا رہے اور باہر سے بیگانے کی مانند۔

اکیلی بیاری چال جہاں میں بہت کم ہے، حضرت خواجہ نقشبندؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت اس کی دلیل کیا ہے۔ فرمایا: قرآن شریف میں وارد ہے کہ "رجال لاتلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكره الله" خدا تعالیٰ کے وہ مرد ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت خدا تعالیٰ کے ذکر سے کسی کام میں مشغول نہیں کرتی۔

یادِ کرد

اس سے مراد ذکر اللہ ہے۔ "اللہ، اللہ" دل سے کہے یا ذکر لفظی اثبات ہے۔

"لا الٰہ الا اللہ" پڑھے۔ بہتر اس ذکر کو مخفی رکھنا ہے جس کو اس نے (یعنی مرید نے) اپنے مرشد سے سیکھا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی حضوری حاصل ہوجائے۔ ذکر سے مقصود یہ ہے کہ دل یقینی راسخ حاصل کرے، ان اشغال ذکر وہ کی مشغولی کے وقت جس طرح کہ خدا تعالیٰ جل جلالہ فرماتے ہیں:

"مرد و لوگ جن جن کو سوداگری اور خرید و فروخت خدا تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔"

یعنی اندر سے آشنا رہے اور باہر سے بیگانے کی مانند۔

اکیلی بیاری چال جہاں میں بہت کم ہے، حضرت خواجہ نقشبندؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت اس کی دلیل کیا ہے۔ فرمایا: قرآن شریف میں

بازگشت

بازگشت، اس کا معنی رجوع کرنا ہے۔ قدرے ذکر کے بعد یہ کہنا بار بار پانچ بار مناجات و دعا کی طرف رجوع کرے۔ یوں دعا کرے کہ اے اللہ! تو ہی میرا مقصود ہے۔ میں نے دنیا و آخرت کو تیرے ہی واسطے چھوڑا، تیرے رضا میرا مطلوب ہے۔

"رَبِّ ارْزُقْنِي حُسْنَ رِضاً لاسخط بعده ابدا۔" اے میرے رب مجھے ایسا راضی ہونا بخش کہ تیری رضا کے بعد تیرا غضب اور ضد بھی پر ہمیشہ کے لئے نہ آئے۔

نگاہ داشت

عبادت سے تعبد کرنا اور حقیقت کی طرف خدا کی ذات کا ہر دم دھیان رکھنا۔ وقوف زمانی کا تصور ہوش و دم کی تکبیر میں گزر جاتی ہے۔

وقوف عددی

عدد خلق کی محافظت کا نام ہے یعنی ذکر کو خاتمے کرتے وقت ذکر کرے۔

وقوف قلبی

قلب کی شرمات اور توجہات کا نام ہے۔ رابطہ مرشد اور مراقبات کا نام ہے۔ پس سالک کو چاہیے کہ اپنے دل کے اندر سے پر نہ رکھے طرح ہو جائے۔

عصمت انبیاء و حفاظت اولیاء

حضرت امام ربانیؒ نے فرمایا ہے:

"والمختار عندنا انه لم يصدر عنهم ذنب صغيرة ولا كبيرة من حين جاء تهم النبوة"

ہمارے نزدیک مختار یہ ہے کہ انبیاء کرام سے نہ تو کوئی صغیرہ گناہ سرزد ہوا ہے اور نہ کوئی کبیرہ گناہ کا وہ مرتکب ہوئے ہیں جس وقت سے کہ ان کو نبوت مل چکی ہے۔ (تفسیر خازن جلد دوم ص ۲۰۲)

حضرت امام اعظمؒ فرماتے ہیں:

"والانبياء عليهم السلام كلهم منزهون عن الصغائر والكبائر والكفر والقبائح وقد كانت منهم زلات وخطيات" (فقہ اکبر)

تمام انبیاء کرام صغائر، کبائر، کفر اور قبائح سے پاک اور منزہ ہیں، ہاں ان سے لغزشیں اور خطائیں بشری سرزد ہوئی ہیں۔

علامہ ملا علی قاری حنفیؒ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:

"لم هذه العصمة ثابتة للانبياء قبل النبوة وبعدها على الاصح"

پھر عصمت انبیاء کے لیے نبوت سے قبل اور بعد ثابت ہے۔ نبوت سے قبل اور بعد انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

مسامرہ میں ہے:

والمختار عند جمهور اهل السنة العصمة عنهما اى عن الكبائر والصغائر غير المنفرة خطأ وسهواً مع التنبيه عليه

مختار جمہور اہل سنت کے نزدیک انبیاء صغائر و کبائر سے معصوم ہوتے ہیں۔ اگر بھول

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد منظور احمد نعمانی (نانا پوری)

تفسیر قرآن و تشریح احادیث

اے طلاب علم ابشروا
اے علم کے طلبہ علم کے ساتھ خوشیاں مناؤ
فان العلم خير من سحاب
کیونکہ علم ابر باراں سے بہتر ہے
فيا لمطر حيوة الارض لكن
پس بارش کے ساتھ زمین کو زندگی حاصل ہوتی ہے
حيوة الروح بالعلم الصواب
لیکن ارواح وقلوب کو علم شریعت سے حیات حاصل ہوتی ہے
هو النور المنور كل قلب
علم ایسا نور ہے جو ہر دل کو منور کرتا ہے
ويجلو صدأ اذهان الطلاب
اور طلبہ کے ذہنوں سے زنگ کو دور کرتا ہے
وبستان يفوح منه روح
علم ایسا باغ ہے جس سے مختلف خوشبوئیں
و ريحان و مختلف من سحاب
ریحان اور لوگ کے بادلوں کی مہک سے
هو البحر المصفى من خليط
وہ ایسا بحر ہے جبکہ پانی خس و خاشاک سے پاک ہے
يروى لين ارض و الصعاب
اور نرم و سخت ہر قسم کی زمین کو سیراب کرتا ہے

عقیدہ ختم نبوت

ا۔ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"میں نے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا ایک پیالہ دیکھا، جس سے مجھے رکھ دیا جاتا، پھر اس میں آپ زمزم ڈال دیا جاتا، اور جب ہم اپنے گھر والوں کے کھانا مانگتے تو وہ کہتے: "ام ہانی کے پیالے کی طرف چلے جاؤ (اور اس میں سے پانی لے لو وہی کافی ہو جائے گا)۔" (اخبار مکۃ للفاکہی ۱/۲۷)

۲۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آبِ زمزم کے بارے میں فرماتے ہیں:

"كنا نسميها شفاءة، نعم العون على العيال."

"ہم نے زمزم کا نام "شُفَاءَة، نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى الْعِيَالْ" رکھا ہوا تھا۔

("شُفَاءَة" کا معنی ہے "خوب سیر کردینے والا"..... اور "نِعْمَ الْعَوْنُ عَلَى الْعِيَالْ" کا معنی ہے..... "اہل و عیال کی پرورش میں بہترین مددگار۔")

(اخبار مکۃ للازرقی ۲/ ۵۲، اخبار مکۃ للفاکہی ۲/ ۳۶، مصنف عبدالرزاق، ۵/ ۱۱۷، قال ابن الہمام فی فتح القدیر ۲/ ۳۹۸: "اسنادہ صحیح" و قال الہیثمی فی مجمع الزوائد ۳/ ۲۸۶: "رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجالہ ثقات")

زمزم کا "کھانے" کے قائم مقام ہونا قیامت تک کے لیے

یہاں ایک بات یاد رہے کہ زمزم شریف کی یہ خاصیت یعنی "کھانے کا قائم مقام ہونا" قیامت تک کے لیے ہے..... ایسا ہرگز نہیں کہ یہ خاصیت صرف ماضی میں تھی..... یا حضور اکرم ﷺ کے زمانے کے ساتھ خاص تھی..... یا

چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ماضی میں بھی زمزم کی اس خصوصیت کا بار بار اظہار فرمایا..... اب ہرگز ایسا نہیں..... بلکہ زمزم کی یہ خاصیت قیامت تک رہے گی، انشاء اللہ..... کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے انسانِ نوبت سے کسی زمانے کی قید لگائے بغیر صاف اعلان فرمایا:..... "انها مباركة، انها طعام طعم"

"یہ بابرکت ہے، یہ کھانے کا کھانا ہے۔"

اسلاف کے زمانے میں بھی اور اب نہیں ہے..... ہرگز ایسا نہیں..... بلکہ زمزم کی یہ خاصیت قیامت تک رہے گی، انشاء اللہ..... کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے انسانِ نوبت سے کسی زمانے کی قید لگائے بغیر صاف اعلان فرمایا:..... "انها مباركة، انها طعام طعم"

"یہ بابرکت ہے، یہ کھانے کا کھانا ہے۔"

زریعہ بنائے رکھا..... اور انہیں بھوک نہیں لگی..... اور وہ دوسرے کھانے کی طرح طواف بھی کرتے رہے..... اور بعض نہ اُڑانے لگتے بتایا کہ بسا اوقات (ان کے) چالیس، چالیس روز عالم شیخ سعید مصطفیٰ نے ایک بار حج کرتے ہوئے گزرے (اور انہیں بھوک کا احساس تک نہ ہوا)۔"

(زادالمعاد ۱/۳۹۳)

۲..... شیخ عبد الرشید ابراہیم الختاری، جو کہ خلافت عثمانیہ کے زمانے میں "متاز" ہی علاقے کے بڑے علماء میں شمار ہوتے تھے اور ۱۳۰۳ھ میں فاسد پانی، دوا، یا کسی سفر نامے "العالم الاسلامی" میں اپنے بارے میں لکھتے ہیں:

"میں نے اپنی بھوک کا تدارک کرنے کے لیے کئی مقامات تک صرف زمزم پر اکتفا کیا..... اور مجھے بھوک کا احساس تک نہ ہوا..... اور یہ ایک علمی اور تحقیقی تجربہ ہے جس میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔"

(العالم الاسلامی) اصل کتاب ترکی زبان میں ہے اور اس کا عربی ترجمہ مع کمال خوبیوں فرمایا ہے)

۳..... موجودہ زمانے کے ایک بہت بڑے عالم شیخ سلامہ محمد سعید الطہطاوی نے ایک بار حج کی میں آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا..... اس پورے اعتکاف میں ان کی نگزاوقات صرف آبِ زمزم پر تھی۔ اس کے سوا ان کا اور کوئی کھانا نہیں تھا، لیکن اس کے باوجود انہوں بھوک کے احساس تک نہیں ہوا..... اور آپ زمزم کے انہیں وہ اثرات محسوس کیے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائے تھے اور ۳۷ دن تک بھوک کا احساس تک نہ ہوا۔

(۱۲) آبِ زمزم بیماری کی شفاء

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اعداد کی بڑے زلے ہیں..... یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر تھی بڑی رحمت ہے کہ اس نے "آبِ زمزم" میں ہر بیماری کی شفاء رکھ چھوڑی..... یہی باں! آبِ زمزم میں ہر بیماری کی شفاء ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے آبِ زمزم کے ذریعے کتنے ہی لوگوں کو شفاء عطا فرمائی..... اور کتنے ہی بے شمار لوگ اللہ پاک کی اس عنایت سے اب بھی مستفید ہو رہے ہیں..... اور قیامت تک ہوتے رہیں گے، انشاء اللہ..... واقعات بہت ہیں..... ان کا تذکرہ بعد میں..... پہلے اس بارے کچھ آثار و روایات پڑھتے ہیں۔

۱..... عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"ماء زمزم لما شرب له" ص ۲۶۹، اسنادہ صحیح مع کونہ موقوفا فہو المرفوع..... وقد اوصوقف له حکم الرفوع، اذ لم یقل مجال للرأی فیہ)

۲..... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جمہا بھر کی بیماری سے شفایابی کے لیے آبِ زمزم پیا کرتے تھے..... اور زمزم نوشی فرماتے وقت یوں دعا فرماتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ."

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں علم نافع کا، کشادہ رزق کا اور ہر بیماری سے شفا کا۔"

(مستدرک حاکم ۱/ ۱۷۲۔ و قال: صحیح الاسناد ابن سلمہ فی الجلدیہ، مصنف عبدالرزاق ۵/ ۱۱۲، سنن الدارقطنی ۲/ ۲۸۸)

۷..... حضرت وہب بن منبہؒ (مشہور تابعی) ہم کھا کر فرمایا کرتے تھے:

"والذی نفس وهب بيده لا يعمد الا يعمد الله .. يعنى زمزم .. احد فيشرب منها حتىٰ يتضلع الا انزعت منه داء و احدثت له شفاء."

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں وہب کی جان ہے! جو شخص بھی آبِ زمزم کا ارادہ کرے گا، پھر اس سے اتنا پیے گا کہ اس کی پسلیاں تن جائیں تو زمزم اس سے بیماری کو نکیج کر نکال دے گا اور شفا پیدا کردے گا۔"

(اخبار مکۃ للازرقی ۲/ ۵۰، اخبار مکۃ للفاکہی ۲/ ۳۴، مصنف عبدالرزاق ۵/ ۱۱۲ اخلیہ لابی نعیم ۳/ ۳۲۷، ۳۲۸)

(ملخص از: فضل ماء زمزم ص ۱۰۹، ۱۱۰)

☆.....☆.....☆

(۱۳) آبِ زمزم کی برکات

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پوتے حضرت یحییٰ بن عباد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ:

"جب سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج فرمایا تو ہم نے بھی ان کے ہمراہ حج کیا۔ بیت اللہ کا طواف کرنے اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد جب آپ رضی اللہ عنہ "صفا" جانے لگے تو زمزم کے پاس سے گزرے، اور فرمایا:

"اے لڑکے! میرے لئے زمزم سے ایک ڈول نکالو۔"

اس نے ایک ڈول نکالا اور آپ کو پیش فرمایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ پیا اور پھر اپنے چہرے اور سر پر بھی ڈالا اور فرمایا:

"زمزم شفاء، هى لما شرب له"

"زمزم شفاء ہے، یہ ہر اس مقصد کے لیے ہے جس کے لیے پیا جائے۔"

☆.....☆.....☆

(اخبار مکۃ للفاکہی ۲/ ۳۷، و قال العلامۃ ابن حجر فی "جزء ماء زمزم لما شرب له" ص ۳۶۹: اسنادہ صحیح مع کونہ موقوفا فہو المرفوع..... وقد اوصوقف له حکم الرفوع، اذ لم یقل مجال للرأی فیہ)

۳..... سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جمہا بھر کی بیماری سے شفایابی کے لیے آبِ زمزم پیا کرتے تھے..... اور زمزم نوشی فرماتے وقت یوں دعا فرماتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ."

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں علم نافع کا، کشادہ رزق کا اور ہر بیماری سے شفا کا۔"

(مستدرک حاکم ۱/ ۱۷۲۔ و قال: صحیح الاسناد ابن سلمہ فی الجلدیہ، مصنف عبدالرزاق ۵/ ۱۱۲، سنن الدارقطنی ۲/ ۲۸۸)

۴..... کتاب "فضل ماء زمزم" کے مصنف ڈاکٹر سائد بکداش مخلد اپنے ایک دوست کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک بار شدید بیمار ہوئے..... ایسے بیمار کہ بات چیت اور کھانے پینے کے لیے منہ بھی نہ کھول سکتے تھے..... بڑی مشکل سے اتنا منہ کھول پاتے کہ تھوڑا سا پانی لے لیں..... اور ان کی یہ تکلیف اور یہ حالت مسلسل سترہ دن تک جاری رہی..... اس دوران ان کی غذا صرف "آبِ زمزم" تھا..... جس سے ان کی پیاس بھی دور ہوجاتی اور بھوک بھی..... اور انہیں بھوک کا احساس تک نہ تھا۔

(فضل ماء زمزم ص ۱۰۶، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت)

۴..... کتاب "فضل ماء زمزم" کے مصنف ڈاکٹر سائد بکداش مخلد اپنے ایک دوست کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک بار شدید بیمار ہوئے..... ایسے بیمار کہ بات چیت اور کھانے پینے کے لیے منہ بھی نہ کھول سکتے تھے..... بڑی مشکل سے اتنا منہ کھول پاتے کہ تھوڑا سا پانی لے لیں..... اور ان کی یہ تکلیف اور یہ حالت مسلسل سترہ دن تک جاری رہی..... اس دوران ان کی غذا صرف "آبِ زمزم" تھا..... جس سے ان کی پیاس بھی دور ہوجاتی اور بھوک بھی..... اور انہیں بھوک کا احساس تک نہ تھا۔

(فضل ماء زمزم ص ۱۰۶، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت)

(۱۴) آبِ زمزم بیماری کی شفاء

اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اعداد کی بڑے زلے ہیں..... یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر تھی بڑی رحمت ہے کہ اس نے "آبِ زمزم" میں ہر بیماری کی شفاء رکھ چھوڑی..... یہی باں! آبِ زمزم میں ہر بیماری کی شفاء ہے..... اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے آبِ زمزم کے ذریعے کتنے ہی لوگوں کو شفاء عطا فرمائی..... اور کتنے ہی بے شمار لوگ اللہ پاک کی اس عنایت سے اب بھی مستفید ہو رہے ہیں..... اور قیامت تک ہوتے رہیں گے، انشاء اللہ..... واقعات بہت ہیں..... ان کا تذکرہ بعد میں..... پہلے اس بارے کچھ آثار و روایات پڑھتے ہیں۔

۱..... عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ:

"ماء زمزم لما شرب له" ص ۲۶۹، اسنادہ صحیح مع کونہ موقوفا فہو المرفوع..... وقد اوصوقف له حکم الرفوع، اذ لم یقل مجال للرأی فیہ)

۲..... سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جمہا بھر کی بیماری سے شفایابی کے لیے آبِ زمزم پیا کرتے تھے..... اور زمزم نوشی فرماتے وقت یوں دعا فرماتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ."

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں علم نافع کا، کشادہ رزق کا اور ہر بیماری سے شفا کا۔"

(مستدرک حاکم ۱/ ۱۷۲۔ و قال: صحیح الاسناد ابن سلمہ فی الجلدیہ، مصنف عبدالرزاق ۵/ ۱۱۲، سنن الدارقطنی ۲/ ۲۸۸)

۳..... سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جمہا بھر کی بیماری سے شفایابی کے لیے آبِ زمزم پیا کرتے تھے..... اور زمزم نوشی فرماتے وقت یوں دعا فرماتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ."

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں علم نافع کا، کشادہ رزق کا اور ہر بیماری سے شفا کا۔"

(مستدرک حاکم ۱/ ۱۷۲۔ و قال: صحیح الاسناد ابن سلمہ فی الجلدیہ، مصنف عبدالرزاق ۵/ ۱۱۲، سنن الدارقطنی ۲/ ۲۸۸)

۴..... کتاب "فضل ماء زمزم" کے مصنف ڈاکٹر سائد بکداش مخلد اپنے ایک دوست کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک بار شدید بیمار ہوئے..... ایسے بیمار کہ بات چیت اور کھانے پینے کے لیے منہ بھی نہ کھول سکتے تھے..... بڑی مشکل سے اتنا منہ کھول پاتے کہ تھوڑا سا پانی لے لیں..... اور ان کی یہ تکلیف اور یہ حالت مسلسل سترہ دن تک جاری رہی..... اس دوران ان کی غذا صرف "آبِ زمزم" تھا..... جس سے ان کی پیاس بھی دور ہوجاتی اور بھوک بھی..... اور انہیں بھوک کا احساس تک نہ تھا۔

(فضل ماء زمزم ص ۱۰۶، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت)

(۹) رزق کی پریشانی سے حرام کا رخ مت کرو

حضرت عبد یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرسکتا جب تک کہ اپنا رزق پورا نہ کرلے..... اگرچہ اس میں تاخیر ہو جائے..... تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کو لو..... اللہ تعالیٰ کے پاس سے تم کسی کو (مقدار رزق کی سہولت اور مال دار یا دینی اعتبار سے) حاصل نہیں کرسکتے مگر طاعت اور فرماں برداری ہی کے ذریعہ۔" (مفہوم حدیث، کنز العمال)

(۱۰) مال حرام سے پرورش پانے والا جہنم جنت سے محروم

عن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال: "لا يدخل الجنة جسد غذى بالحرام" (بخاری، بیہقی فی الشعب الایمان، بشعبۃ ۳ شریف)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں وہ جسم داخل نہ ہوگا جس کی پرورش مال حرام سے ہوئی ہو۔"

فائدہ: یعنی شرعاً جو حرام ہے..... اس کی آمدنی اور کمائی سے جس جسم کی پرورش ہوئی، یعنی کھانا، پینا وجہنم ہی میں داخل ہوگا۔

مال حرام کا مطلب یہ ہے کہ جو کاروبار اور دھندہ حرام سے حاصل کیا گیا ہو..... مثلاً خالص سودی کاروبار، شراب کے متعلق ملازمت، چوری ڈکیتی کا پیشہ..... مردار کی چربی کی تجارت، خنزیر کی تجارت اور ذکاندار، ذبیحہ اور کی تجارت..... اسی طرح ہر وہ کام جنت شریعت کے حرام قرار دیا ہو..... الغرض جو بھی حرام کے ذریعے مال ہے..... انہیں مست اختیار کرو، مدد اس سے تمہاری اور تمہاری اولاد کی پرورش ہوگی تو سب جہنم میں داخل ہوں گے..... اپنے دو جسم کی دو طرح کی لازم کرو، اس سے اپنے کو اور اپنی اولاد کو بچاؤ جہنم سے آتے رہتے ہیں۔

پاکستان کے دقائق تجزیہ نگار اور ماہرین گزشتہ کئی سالوں سے یہ دہائی بھی دیتے آرہے ہیں کہ بھارت کی افغانستان سے کوئی زمینی سرحد نہیں ملتی، اس کے باوجود بھارت بھارت کی اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری اور اس کے درجن بھر قونصل خانے کسی نیک نیتی سے نہیں، صرف اور صرف پاکستان کو پشتی کو پریشان پرچوانے اور مشرقی اور مغربی دونوں سرحدوں سے پاکستان پر دباؤ بڑھانے کے لیے ہیں تاکہ پورا پاکستان بھارت کے زیر اثر صرف "مینڈوتا" بن کر رہ جائے۔ پھر کراچی اور بلوچستان میں بھارتی مداخلت کا اعلان تو ہمارے وزراء بھی آئے دن کرتے ہی رہتے ہیں۔

اس تشویشناک حالات کے پیش نظر چاہیے تو یہ تھا کہ عوام میں جذباتی شعور بیدا کیا جاتا، عوام کو اس کے تمام تر خطرات سے خلاف یک جان اور متحد و متفق بنایا جاتا۔ حکومت پاکستان بلکہ ہر پاکستان میں، دیش کے بھارتی عزائم کا بھرپور جواب دیا جاتا اور جو لوگ بھارت کے کردہ اقدامات کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں انہیں بھرپور طریقہ سے ختم کیا جاتا لیکن جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ بڑے بڑے نامور اور عہدوں والے کچھ بدبخت لوگ تو ایسے بھی ہم پر مسلط ہیں جن کا بس نہیں چلتا کہ وہ پورا پاکستان، بھارت کو پلیٹ میں رکھ کر پیش کر دیں اور دیش مزید کی خصوصاً حفاظت فرمائے، کشمیر اور مال مظیم کو آزادی کی ثابت سے مالا مال کرے اور بھارتی طاقت و خرور کو خاک میں ملائے۔ (آمین ثم آمین)

☆.....☆.....☆

بقیہ: کلمۂ حق

برما نے بھارتی موقف کو مسترد کرتے ہوئے برما میں بھارتی بلیمدی پندوں کے کیمپوں پلازوں کی موجودگی کو اکرام قرار دیا ہے۔ برما میں روہنگیا مسلمانوں کے سالمی مقاموں سے نقلے باقی قرنی کیمپ دیاروں کے حقوق حاصل کرنے میں ناکامی کے بعد بھارت وہاں مسلمانوں کے قتل عام میں بدھوں کو کس طرح استعمال کر رہا ہے یہ ایک الگ داستان ہے۔ تو کیا بھارت کے کرتوتوں کو مسلمانوں کے ساتھ بھارت کے تنازعات کی اصلی وجہ کہیں کہ بھارت شطے میں اپنی چودھراہٹ چاہتا ہے۔ یا کہیں سیت جوگ اس کے تو پیچ پندوات عزائم کی راہ میں حائل ہیں بھارت ان کا وجود مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔

نیپال کی سیاسی اشرافیہ میں بھارت نواز گروپ بہت موثر ہے جن کی وساطت سے بھارت نیپالی کھٹمنڈو کو بھتیجم ضرور کرتا رہا ہے۔ تاہم ایک زمانہ گزرنے کے بعد نیپال کے عوام بھارت کی بالادستی کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ بھارت نے نیپال میں کوئی اپنا پلو سیاستدان یا لیڈر دستیاب نہیں ہوسکا جو مکمل طور پر بھارت کی گود میں ڈال سکے۔ اسی طرح برما میں ب

امریکا فائرنگ سے 5 ہلاک، خنکی اور آسٹریلوی کی 22 سے گھر جل کر راکھ ہو گئے

فائرنگ سے 36 افراد زخمی بھی ہوئے، گزشتہ ہفتے بھی 42 افراد فائرنگ کا نشانہ بنایا گیا تھا، اگست ریاست کیلیفورنیا میں لگی

واشنگٹن (نیوز ایجنسیز) شکاگو میں فائرنگ سے 5 افراد ہلاک اور 36 زخمی ہوگئے جبکہ ریاست نیوادا میں کیلیفورنیا کی سرحد کے قریبی علاقے جنگل میں آتشزدگی سے 22 جنگل گھر راکھ ہوگئے۔ حکام کے مطابق امریکی شہر شکاگو کی میں فائرنگ کے مختلف واقعات میں پانچ افراد ہلاک، جبکہ تقریباً زخمی ہوگئے۔ شکاگو پولیس کے مطابق فائرنگ کے واقعات کے بعد شہر کی سیکیورٹی کو سخت کردیا گیا ہے۔ جبکہ آتشزدگی خنکی والی جگہ پر لگی ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے بھی شہر میں ہوئے فائرنگ کے واقعات میں 42 افراد ہلاک ہوگئے۔ واضح رہے کہ امریکی ریاست نیوادا میں کیلیفورنیا کی سرحد کے قریبی علاقے جنگل میں آتشزدگی سے 22 گھر جل کر راکھ ہوگئے۔ حکام کے مطابق آتشزدگی خنکی والی جگہ پر لگی ہے۔ جبکہ آتشزدگی کو قابو پانے کیلئے فائر ریگیڈ کا عملہ جمع کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے بھی شہر میں ہوئے فائرنگ کے واقعات میں پانچ افراد ہلاک اور 36 زخمی ہوگئے تھے۔ واضح رہے کہ امریکی ریاست کیلیفورنیا کی سرحد کے قریبی علاقے جنگل میں آتشزدگی سے 22 گھر جل کر راکھ ہوگئے۔ جبکہ آتشزدگی خنکی والی جگہ پر لگی

افادات اکابر

اسلامی حکومت اور اس کے اساسی قوانین

کون نہیں جانتا کہ اسلامی حکومت کے اساسی قوانین کیا ہیں؟ اور اس کے خدوخال کیسے ہوتے ہیں؟ کون سا ایسا مسلمان ہے جو اسلام کے بنیادی عقیدوں کو نہ جانتا ہو مگر مسلمان کے لئے جہاں جاننا ضروری ہے وہاں ماننا بھی ضروری ہے، صرف جان لینے سے اسلام کی ثبوت وسند نہیں مل سکتی۔ اب طالب بھی اسلام کی حقانیت کا اقرار کر چکے تھے، عہد نبوت کے یہودی بھی حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت بلکہ خاتم النبیین کو دل سے جانتے تھے جس پر وحی آسمانی وتعلیمات قرآنی کی تصریحات موجود ہیں لیکن باوجود جاننے کے ماننے نہیں تھے، اس لئے "مغضوب علیہم" کفار کی صف اول میں شمار ہوتے ہیں، الغرض جاننا اور پھر ماننا اسلام کی اولین شرط ہے، ماننے کے بعد عمل کرنا بلند درجہ ہے۔

(بصائر وعبر ص ۲۶)

معارف جہاد

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ

امن کے ایوارڈ کا حصول

یہ کون لوگ ہیں جنہیں جہاد کا نام سن کر بخار ہو جاتا ہے..... جو خود باللہ جہاد وفساد کہتے ہیں..... جو کفر اور طاغوت حکمرانوں سے امن کے ایوارڈ لینے کیلئے جہاد کی آیات میں تحریف کرتے ہیں اور جہاد جیسے حکم الٰہی سے خود بھی منہ موڑتے ہیں اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں..... یہودیوں کی طرح بزدلی اور مصلحت پسندی نے ان کو اندھا کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے جان دینے کا جذبہ ان کے دلوں سے نکل چکا ہے..... کاش! یہ غور کریں کہ اسلام میں اس طرح کی یہودیت کی کہاں گنجائش ہے۔ (یہودی چالیس بیماریاں، ص ۷۳)

حقائق کا انکار

حقیقت یہ ہے کہ ایمان اور عمل سے ہٹ کر جب بھی کچھ لوگ کسی طرح کے گروہی تبلی اور انسانی تعصب میں مبتلا ہوتے ہیں..... تو پھر ان کے دل اور آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں..... اور وہ ایسے حقائق کا بھی انکار کر جاتے ہیں جو سورج کی طرح عیاں ہوتے ہیں۔ (یہودی چالیس بیماریاں، ص ۸۰)

عبد زریں

ابن سبا یہودی کا حجاز میں آنا

تقریر: حسان بن سنان رضی اللہ عنہ

ابن سبا یہودی نسل جس نے خاموشی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام میں تخریب اندازی کا مشن شروع کیا۔ وہ یمن سے چل کر اولاً حجاز مقدس میں آیا اور یہ غالباً ۳۰ ہجری سے کچھ پہلے کی بات ہے۔

مگر وہاں صحابہ کرام اور اہل علم موجود تھے، جس کی وجہ سے اس کے شکوک وشبہات کا جادو وہاں نہ چل سکا اور اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

اس نے جن نئے عقیدوں کا انکشاف کیا ان میں دو یہ تھے:

۱) اللہ کے رسول ﷺ دنیا میں واپس دوبارہ تشریف لائیں گے۔

۲) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی دوبارہ واپس تشریف لائیں گے، اس دوسرے عقیدے کا انکار اس نے کافی عرصہ بعد کیا، زیر نظر نقشے میں سرزمین حجاز کا ایک قدیمی تصور سامنے لایا گیا ہے۔

☆.....☆.....☆

تابندہ ستارے

54

سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ

ناموران صلاح الدین

ابوحفصہ

نے جس کو چند سال بعد سلطان نورالدین کا جانشین بننے کا اعزاز حاصل ہوا، ایک موقع پر خود بیان کیا کہ میں نے معرکۂ دمیری مم کے دوران جو مصیبتیں اٹھائی تھیں، انہوں نے مجھ کو ایسے معرکوں میں شامل ہونے سے دل برداشتہ کر دیا تھا۔ حلب سے روانہ ہوتے وقت جب میرے چچا شیرکوہ نے مجھ سے پوچھا کہ اے یوسف! تو میرے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہے تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ کسی نے میرے دل میں برچھی ماردی ہے۔ میں نے ذرا پیچھے ہٹ کر کہا کہ محترم! میں نے جو طلایہ اسکندریہ کے محاصرے میں جھیلی ہیں، وہ ابھی تک میرے دل پر نقش ہیں، اب مجھے اپنے ساتھ نہ لے جائیے اور یہیں سلطان اعظم کی خدمت میں رہنے دیجئے۔

اس پر شیرکوہ نے نورالدین سے عرض کیا کہ صلاح الدین کا میرے ساتھ جانا ضروری ہے لیکن یہ عذر کرتا ہے۔

یہ سن کر نورالدین محمود نے مجھ سے کہا کہ تم کو ضرور جانا ہوگا۔ میں نے سواری نہ ہونے اور قلت اسباب وزادراہ کا حیلہ کیا۔ سلطانی سب چیزیں فوراً مہیا کر دیں اور میں شیرکوہ کے ساتھ جانے پر مجبور ہو گیا۔

صلاح الدین نے مزید بیان کیا کہ سلطان نور الدین باوجود اپنے عظم وعزم ومدلی کے ایک انتہائی بارعب اور ہیبت ناک آدمی تھا اسی لئے میں اس کے حکم سے سرتابی کی جرأت نہ کر سکا لیکن مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ موت کی طرف کھنچا جا رہا ہوں۔

صلاح الدین کو مصر پر قبضہ کرنے کے بعد جب کبھی اپنی بے تکلفانہ اور اس سفر کے نتائج یاد آتے تھے تو بے اختیار اس کی زبان پر یہ آیت جاری ہو جاتی تھی:

عسیٰ ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم

(ممکن ہے تم اس چیز کو ناپسند کرو جو تمہاری بہتری کے لیے ہو)

غرض شیرکوہ ۱۵ ربیع الاول ۵۶۴ھ کو حلب سے روانہ ہوا اور نہایت تیزی سے منزلیں طے کرتا ہوا ۷ ربیع الآخر سنہ مذکورہ کو قاہرہ پہنچ گیا۔ اس کے پہنچنے سے پہلے ہی صلیبی قاہرہ کا محاصرہ اٹھا کر پرچم کی طرف کوچ کر چکے تھے۔ شاور نے شیرکوہ کو مشورہ دیا کہ صلیبوں کا تعاقب کرے لیکن شیرکوہ سمجھ گیا کہ اس بہانے سے شاور اس کو قاہرہ سے دور ہٹانا چاہتا ہے۔ اس نے شاور کا مشورہ رد کر دیا اور اپنے لشکر کے ساتھ قاہرہ میں جشم ہو گیا۔

شیرکوہ کے ورود سے قاہرہ میں امن وامان کا دور دورہ ہو گیا اور وہاں کے باشندوں کے چہروں پر رونق آ گئی۔ شیرکوہ خلیفہ عاضد سے ملنے گیا تو اس نے بڑی محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور اس پر اور اس کے لشکریوں پر مراحم خسروانہ کی دل کھول کر بارش کی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق خلیفہ خود رات کو شیرکوہ کی ملاقات کے لیے گیا۔ اس کو خلعت اور قیمتی تحائف دیئے اور مختلف ملکی امور کے بارے میں مشورہ کیا۔

اثنائے گفتگو میں اس نے شاور کے قتل کی تحریک بھی کی لیکن شیرکوہ اس کو ٹال گیا۔

خلیفہ کے ساتھ شیرکوہ کا رہا وضبط شاور کو ناگوار گزرا لیکن بظاہر وہ شیرکوہ کے ساتھ بڑی تواضع اور انکسار کے ساتھ پیش آتا رہا۔ چند روز کے بعد اس نے خبیث باطن نے اس کو ہلاکت کی سازش پر آمادہ کیا اور اس نے ارادہ کیا کہ شیرکوہ، صلاح الدین اور ان کے دوسرے مقتدر ساتھیوں کو ضیافت کے بہانے بلا کر گرفتار کر لیا جائے (بزعم بعض دیگر قتل کر دیا جائے)

اتفاق سے شاور کی سازش کی اطلاع اس کے بیٹے کامل کو ہو گئی۔ اس نے بڑی شدت سے اپنے باپ کے ارادے کی مخالفت کی اور اس کو خبردار کیا کہ ان لوگوں کی گرفتاری یا ہلاکت کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔ اگر بالفرض ہم شیرکوہ کی فوج کی اتفاقی کارروائی سے بچ بھی گئے تو اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ صلیبی دشمنان اسلام اس ملک کو آزاد چھوڑ دیں گے لیکن کامل دراں اثنا شاور کے جذبۂ حسد کو سرد کرنے میں ناکام رہے۔ بالآخر اس نے دھمکی دی کہ اگر آپ اپنے ارادے سے باز نہ آئے تو میں شیرکوہ کو اصلی خبر دار کر دوں گا۔ اب شاور کے ہوش ٹھکانے آ گئے اور وہ اپنے مذموم ارادے سے باز آ گیا۔

(جاری ہے)

☆.....☆.....☆

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

9

شاہ جیؒ کے علمی جواہر پارے

دوم: نیز فرمایا کہ اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرے یعنی ایرانگ (جنگ شوہر کی مرضی کے مطابق رہے۔ جب بیوی پر نظر پڑے تو اسے دیکھ کر اس کا دل خوش ہو۔ بعض عورتیں بیٹھتی رہتی ہیں بات بات میں منہ بھلاتی اور مرض ظاہر کرنے کے لئے خوامخواہ کراہتا رہتی عادت بنا لیتی ہیں اور بعض عورتیں مثلی بگلی پھڑ پڑ بنی رہتی ہیں۔ ان باتوں سے شوہر کو طبعی اذیت ہوتی ہے۔ شوہر صورت دیکھنے کا روادار بھی نہیں بلکہ گھر میں جانے کو بھی اپنے لئے مصیبت سمجھتا ہے ان میں بعض عورتیں وہ بھی ہوتی ہیں جو نماز روزہ کی پابند ہونے کی وجہ سے اپنے کو بیدار اور نیک سمجھتی ہیں، حالانکہ نیک عورت کے اوصاف میں یہ بات بھی شامل کر دی گئی ہے کہ شوہر کی فرمانبرداری کرے اس حال میں رہے کہ شوہر اس پر نظر ڈالے تو پیچارہ خوش ہو جائے، البتہ خلاف شرع خواہش پوری نہ کرے۔

سوم: نیز فرمایا کہ اگر شوہر کسی ایسی بات پر قسم کھائے جس کا انجام دنیا وی سے متعلق ہو، مثلاً یہ کہ آج تم ضرور میری والدہ کے پاس چلو یا فلاں بے فلاں سے کہو کہ شوہر کی فرمانبرداری کرے اس حال میں رہے کہ شوہر اس پر نظر ڈالے تو پیچارہ خوش ہو جائے، البتہ خلاف شرع خواہش پوری نہ کرے۔

چہارم: نیز فرمایا کہ اگر شوہر کہیں چلا جائے اور بیوی کو گھر چھوڑ جائے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو بیوی کا فریضہ ہے کہ اپنی جان اور شوہر کے مال کے بارے میں دوہی رویہ اختیار کرے جو اس کے سامنے گھنٹی گھی۔ خیر مند شوہر کو یہ پسند نہیں کہ اس کی بیوی غیر مرد کی طرف دیکھے یا غیر مرد کے سامنے آئے یا اس سے آنکھ ملائے یا دل نہلاؤ دھلاؤ کی یا مشاطہ تجھ پر عوض تو اس کی بیوی قسم میں اس کو جھاڑ کے دکھائے بھنی دھول کرے جس پر شوہر نے قسم کھائی ہے۔ بشرطیکہ وہ دھل شاور ہو، یہ قسم کھا لینا کرتم ضرور یہ کام کر دو کبھی بہت زیادہ محبت واقف اور نازک ہوتے ہوتے جس سے تعلق خاص ہے اور جس پر ناز ہے اسی سے کہا جاتا ہے کہ ایسا کرو اور ایسے مواقع میں کبھی اسے قسم دے دیتے ہیں اور کبھی خود قسم کھا لیتے ہیں، جن عورتوں کو شوہروں سے اصلی اور قلبی تعلق ہوتا ہے وہ شوہر کو راضی رکھنے کا خاص خیال رکھتی ہیں۔ اس تیسری صنعت میں (جو صالح عورت کی تعریف ذکر کی گئی ہے) اسی خاص الفت اور چاؤ کا ذکر فرمایا جو شوہر وبیوی کے درمیان ہونا چاہئے۔

پنجم: نیز فرمایا کہ اگر شوہر کہیں چلا جائے اور بیوی کو گھر چھوڑ جائے جیسا کہ اکثر ہوتا ہے تو بیوی کا فریضہ ہے کہ اپنی جان اور شوہر کے مال کے بارے میں دوہی رویہ اختیار کرے جو اس کے سامنے گھنٹی گھی۔ خیر مند شوہر کو یہ پسند نہیں کہ اس کی بیوی غیر مرد کی طرف دیکھے یا غیر مرد کے سامنے آئے یا اس سے آنکھ ملائے یا دل لگائے، جب شوہر گھر ہوتا ہے تو عورت خاص اس کی بیوی بن کر رہتی ہے۔ اسی طرح جب وہ کہیں چلا جائے تب بھی اسی کو شوہر جانے اور اسی کی بیوی بنی رہے۔ جب کسی مرد سے نکاح ہو گیا تو عفت وعصمت کی حفاظت اس مرد سے وابستہ ہوگئی۔ اب اپنے جذبات کی تسکین کا مرکز صرف اسی کو بنائے رکھے، شوہر کے آگے اور پیچھے اپنا تعلق اسی سے رکھے اور شوہر کے پیچھے اس کے مال کی بھی حفاظت کرے، ایمانداری کے ہر پیچھے پیچھے اس کا مال لٹا دے اور بیجا خرچ کر ڈالے یا اپنے میکہ پہنچا دے اور اپنے عزیزوں کے اخراجات میں لگا دے۔ اگر شوہر کے پیچھے اپنی جان اور اس کے مال میں اس کی مرضی کے خلاف کچھ کرتا تو یہاں اس کی خیانت ہوگی جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا **لا تبعہ حونا فی نفسھا ولا مالہ** (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸۴)

ایک سوال وجواب: اگر کوئی یہ سوال کرے کہ بعض مردا پنی بیوی کو غیر مردوں کے سامنے لے جاتے ہیں بلکہ ان سے مصافحے کراتے ہیں جن کے غیر مردوں کے ساتھ اپنی بیویوں کو نچواتے ہیں تو ان کی بیوی اگر کس طرح بیان کروں کہ ناکلمہ پڑھنے والے کے ہاتھوں تو اسوں پر کیا بیتی؟ بھیں اتنا خوصلہ نہیں کہ اس سانحہ کو بیان کر سکوں! اپنے اندر طاقت نہیں یا تابلبتہ اپنے حال پر غور کر کے دل کو تسلی دے لیتا ہوں کہ مسلمانوں کی "پرانی سنت"۔ (چنان سالنامہ ص ۲۱)

۴۳) شاہ جی نے ایک مرتبہ یک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا:

جو لوگ روٹی کے لئے جدوجہد کرتے اور اسی کے لئے جیتے ہیں ان میں اور ایک کے بیٹے کی روٹی کے لئے جھگڑا اور دم بلا کر مالک کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ روٹی کوئی چیز نہیں اصلی چیز مقیدہ اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی دھن ہے۔ (چنان سالنامہ ص ۱۹)

۴۵) حضرت امیر شریعتؒ نے ایک مرتبہ یک گفتگو کے سلسلہ میں فرمایا:

شریف آدمی کبھی بزدل نہیں ہوتا اور کمینہ آدمی کبھی بہادر نہیں ہوتا۔ کمینہ پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو دشمن کے سامنے ایڑیاں رگڑتا ہے اور شریف کے قابو میں جب دشمن آتا ہے تو اسے معاف کر دیتا ہے اور نہ ہی باقی کے کسی واقعہ پر اسے مطعون کرتا ہے۔ میاں ﷺ کی شرافت اور بہادری دیکھنے جب حضرت عمرؓ نے ایمان لانے کے بعد عرض کیا حضرت کہیں کیوں نہ اعلان پڑھتے؟ تو فرمایا کہ حیری قوم نہ پڑھنے دیتی حالانکہ کعبہ میں نماز پڑھنے سے کفار نے قوۃ حضرت عمرؓ تھے کمر پر نہیں فرمایا کہ آپ نہیں پڑھنے دیتے تھے، سبحان اللہ! کیا شرافت تھی۔ (چنان سالنامہ ص ۸۸)

۴۶) حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک سلسلۂ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

میں نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ کیا کسی کو کسی کی تردید کرنے کی تلقین دیتے ہو، یہ کیوں نہیں کہتے کہ تمہارے بچے مر جائیں یا اپنے ہاتھوں بچوں کو قتل کر دو۔ (چنان سالنامہ ص ۱۹)

۴۱) حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کی صداقت کے دو بہترین گواہ ہیں، پہلے جناب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دوسرے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ ایک اور صاحب نے عرض کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ فرمایا:

ان کی حیثیت اس مقدمہ میں سرکاری گواہ کی تھی۔ وہ حضور ﷺ کے پہلے ہی سے دوست تھے لیکن یہ دونوں بہادر دشمن اور سخت دشمن تھے لیکن نبوت کی صداقت کا یقین کر کے مشرف بایمان ہو گئے۔ (چنان سالنامہ ص ۲۸)

۴۲) ایک موقعہ پر شاہ جیؒ نے کسی نے عرض کیا: شاہ صاحب! مجلس کے بعض لوگ اب ایک میں چلے گئے ہیں یعنی ان سے تعاون کر رہے ہیں۔ فرمایا:

ہاں بھائی! کچھ حسینؓ کے بیوپاری تھے کربلا میں ذبح ہو گئے، کچھ حسنؓ کے وہ جنہوں نے مصلح وامنیتی کی راہ اختیار کی، دونوں کے آسوۂ حسنہ کی پیروی ہو گئی۔ (چنان ص ۷۱)

۴۳) حضرت امیر شریعتؒ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موضوع پر کبھی تقریر نہیں فرمائی کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا:

کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کا سبب بہترین گواہ ہیں، پہلے جناب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دوسرے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ۔ ایک اور صاحب نے عرض کیا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ فرمایا:

ان کی حیثیت اس مقدمہ میں سرکاری گواہ کی تھی۔ وہ حضور ﷺ کے پہلے ہی سے دوست تھے لیکن یہ دونوں بہادر دشمن اور سخت دشمن تھے لیکن نبوت کی صداقت کا یقین کر کے مشرف بایمان ہو گئے۔ (چنان سالنامہ ص ۲۸)

۴۲) ایک موقعہ پر شاہ جیؒ نے کسی نے عرض کیا: شاہ صاحب! مجلس کے بعض لوگ اب ایک میں

امام نفیس

طب نبوی ﷺ

169

رسول اللہ ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ہر شیطان اور ہر مضر عادو اور نظر بد سے بچانے کے لیے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

عبارت میں مذکور لفظ "الہامہ" ہوام کی جمع ہے، اس سے ہر جان لیوا زہریلا جانور مراد ہے جیسے سانپ وغیرہ، اور کبھی لفظ ہامۃ کا اطلاق ایسے حشرات پر بھی ہوتا ہے جو جان لیوا ہوں۔ جیسا کہ آنحضور ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "ایوذیک ھوام راسک" کیا تمہیں سر کے حشرات تکلیف پہنچا رہے ہیں۔ اور لفظ "ادمہ" خوفناک اور ڈراونی چیز کو کہتے ہیں اور نظر بد کو بھی کہتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں: "رسول اللہ ﷺ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں نظر بد میں جھاڑ پھونک کرواؤں۔" (متفق علیہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے ہی منقول ہے کہ آنحضور ﷺ نظر کرنے والے کو شوہر کرنے کا حکم دیتے تھے وہ شوہر کرتا پھر نظر زدہ شخص اس سے غسل کرتا۔" (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "نظر لگ جانا برحق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جا سکتی تو یہ نظر ہی لے جاتی۔" اور جب تمہیں غسل کرنے کا کہا جائے تو غسل کیا کرو۔" (ترمذی، مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "نظر لگ جانا برحق ہے۔" (بخاری)

الادب و الادیب

زندگی کے ساز سے غافل نہ ہو
نغمہ موذوں ساز سے غافل نہ ہو
قلب کی آواز سے غافل نہ ہو
کھول پر، پرواز سے غافل نہ ہو
منتظر آسمان کر تو ار سے

زیست کا سامان کر تو ار سے
درد ملت کا مٹانا ہے تجھے
بے کسوں کے کام آنا ہے تجھے
دل محمد ﷺ سے لگانا ہے تجھے
عزت و توقیر پانا ہے تجھے
دہر کے ناموس کو خنجر سے کاٹ
غرب کے دستور کو خنجر سے کاٹ
جانب منزل قدم کرتے ہوئے
موسموں کے خم کو کم کرتے ہوئے
عدل کا اونچا علم کرتے ہوئے
دست قاتل کو قلم کرتے ہوئے

(محمد وہاب آفریدی شہید)

بزم القلم

حضرت ایڈیٹر حضرت روزہ القلم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبوب عالم اخبار الحرم رہنمائے آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے..... رنگ ونور اور دیگر مضامین سے مجایہ خوبصورت گلدستہ سجاتے لے کر پہنچا کا سامان ہوتا ہے۔ مدینہ طیبہ کی مبارک کے ستوں کا تین سیاں ماہ مبیدی کے گلنا ٹوپ اندیروں میں امید کا چراغ اور دے کے دلوں کا صبر ہے۔ لفظ لفظ خوشبو حرف حرف معطر، غرض پر اشارہ پھول کلیاں اور مشک وعنبر بالخصوص رنگ ونور بیار تقلب کی دوا اور تعلیم ارواح کی غذا ہوتا ہے، ہماری جانب سے حضرت سعدی دامت برکاتہم کی خدمت میں ڈھیروں دعائیں اور سلام۔ اللہ کرے یہ اخبار عالم پر یونہی ضوفشانی کرتا رہے اور ترقی کی منزلوں پہ منزلیں طے کرتا چلا جائے۔

"آمین"

والسلام

(عبدالرحیم، خانیوال)

طلحہ السیف
السلام علیکم
tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

اتمامِ حُجّت

استقامت کے کیتے ہیں؟.....

کشمیری قوم جو کچھ کررہی ہے.....

اور ڈھٹائی، بے حیائی، بے حیائی کے کیتے ہیں؟.....

جو ہماری حکومت کررہی ہے اسے.....

کشمیر میں جاری تحریک کو مہ دن مکمل ہونے کو ہے مگر کشمیریوں کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آئی اور ان کا عزم کمزور ہونا تو کُجا الٹا عزم بڑھتا دکھائی دیتا ہے.....

کرفیو دائم ہے.....

بطلاب کہتوں کی جانہ کاریاں جاری ہیں.....لاشیں گررہی ہیں.....

رٹیوں کی بہتات ہے، تعلیمی ادارے بند ہیں، مساجد پر تالے ہیں، اذان وغیرہ پر پابندی ہے، مرکزی جامع مسجد میں نماز بھی ادا نہیں ہورہی۔ اشیائے ضرورت کی شدید قلت ہے۔ میڈیا میں بڑھوں کا بلیک آؤٹ نافذ ہے..... لیکن کشمیری مسلمان اپنی جگہ جم کر کھڑے ہیں اور اپنے مطالبے سے ایک انچ بھی نہ ہٹنے پر ڈٹے ہوہے ہیں۔

بھارت اپنا ہر حربہ استعمال کرکے دیکھ چکا، ظلم و ستم کا ہر ہربہ ہی کیا اور ہر سفارتی پھندا بھی۔ مگر وہ اپنی مرضی کا نتیجہ حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ کشمیر کے حال پر رحم فرمائے اور انہیں ایمانی آزادی نصیب فرمائے۔ اس بار ان کی تحریک اپنا ہی کارنامہ ہے، اپنے ایمانی مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

ادھر پاکستان کی عاقبت اندیش حکومت مسلسل ایسے اقدامات میں مشغول ہے جن کے لئے بے حسی، ڈھٹائی، بے حیائی، بے شرمی، بت ھرمی جیسے الفاظ ناکافی ہیں۔ کشمیر کے حوالے سے بات محض زبانی جمع خرچ سے آگے نہ بڑھتی تھی نہ بڑھی۔ جبکہ بھارت کا دباؤ کے آگے لانے اور امتقانہ اقدامات کا عمل مسلسل جاری ہے۔ شاید دنیا بھر میں دھوکہ دینے کا مقصد مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرنا نہیں بلکہ اپنے آقاؤں کے پیغام اور کہ پوری قوم کا یہ ذہن بنانا تھا کہ پاکستان کے لئے بنیادِ پرستی سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ دھونے دایئں آکر قوم کو پیٹ تو نہ سنائی کرتو فی خزانے کے کروڑوں روپے برباد کر دیے گئے جانے والے ان دوروں سے کشمیر کاز کو کس قدر فائدہ پہنچایا گیا صرف یہی روداد سامنے آتا رہا کہ دنیا کو مجاہدین کی موجودگی کی وجہ سے ہماری بات سننے پر آمادہ نہیں اس لیے اس باقی سارے کام چھوڑ کر حکومت کو یہ کام کرنا چاہیے۔ کاشی عقل کے اندھے ہے نہ سائنسے اتنا ہی دیکھ لینے کہ ان کے ان طوفانی دوروں کو ہندوستان نے اس قدر اہمیت بھی نہیں دی کہ امن کے بارے میں ایک چھوٹی سی خبر انڈین میڈیا پر چھاپ دیتا یا انڈین ٹی وی کا شوشن چند منٹ تجزیے کا موضوع بنتے کشمیر کے حوالے سے لکھے جانے والے چند الفاظ کی دنوں تک انڈین میڈیا پر بازگشت گونجتے رہتے ہیں اور پوری دنیا تک کشمیر کا مقدمہ پہنچانے میں ناکام ہے۔

وزیرِ اعظم کے کشمیر کے بارے میں اقوامِ متحدہ اور عالمی فورمز پر کیے ہوئے الفاظ کو میڈیا پر چند لمحوں کی پذیرائی نہیں ملی اور نہ کوئی جمبیدہ دنوں لیا جاتا ہے جبکہ کشمیر کے طول وعرض میں چلنے والی ایک کوئی تحفظوں تسلسل کے ساتھ مسئلہ کشمیر کو اجاگر کرتی ہے، لیکن جب اشاعت کی جاتی۔ ایک سوال کے جواب میں جنرل فیروز آبادی کا کہنا تھا کہ ہم اپنے اراضی کی توسیع کررہے ہیں اور دوسرے ملکوں میں مداخلت کرتے ہیں۔ دوسرے ممالک میں ہمارے عسکری مشیروں کی موجودگی اسلامی انقلاب کی ترویج واشاعت اور اس کے نفاذ کے لیے۔ ان کا اشارہ ایران میں سنہ 1979ء میں رہا ہونے والے آیت اللہ خمینی کے انقلاب کی جانب تھا جسے ایران مسلسل دوسرے ملکوں پر مسلط کرنے کی سازشیں بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ فیروز آبادی کا کہنا تھا کہ ہم آیت اللہ علی خمینی کے اخلاقات پر عمل پیرا ہیں۔ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد ہماری ذمہ داری اور انقلاب خمینی کا تقاضا ہے۔ ایرانی فوج کے سابق سربراہ کا کہنا تھا کہ ان کا ملک عراق، شام، یمن، بحرین اور لبنان میں مظلوم مسلمانوں کی مدد جاری رکھے گا کیونکہ یہ اسلامی انقلاب کا تقاضا ہے۔"

کون نہیں جانتا کہ ایران جس ولایت فقیہ کے نظریہ کا حامل ہے وہ ہرگز اسلامی نظریہ نہیں ہے اور ایران کے خمینی مذہبی رہنما نے جس انقلاب کا علم بلند کیا تھا وہ ہرگز اسلامی انقلاب نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ جس رافضیت وشیعیت سے تعلق رکھتے ہیں اسے عالم اسلام نے مجموعی طور پر غیر اسلامی کہہ کر مردود قرار دیا ہے۔

لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ایران نے اس وقت چار اسلامی عرب ممالک عراق، شام، یمن اور لبنان کو بازار گرم کر رکھا ہے اور ان کے دارالحکومتوں بغداد، دمشق، صنعا اور بیروت پر کبھی ایمی کا قبضہ ہے اور وہ ایک تسلسل کے ساتھ اپنے غیر اسلامی، مذہبی نظریے کی ترویج اور اشاعت کے لیے پوری طرح سخ جدوجہد کرتے ہوئے تخریب کاری میں لگے ہوئے ہیں مگر اس پر مسلم ممالک میں جو اتحاد واتفاق اور اس کے بند باندھنے کی کوشش ہونی چاہیے تھی وہ نہیں ہوئی اور کوئی عالمی طاقت بھی اسے اپنے خطرہ باور کرکے ان کا راستہ نہیں روک رہی لیکن اگر ایک کشمیر یا یہ خیز بڑی حیرت اور تعجب کے ساتھ رچھی جائے گی جس میں ایرانی دہشت گردی کو خود اس کے افراد اعتراف کرتے ہوئے بیانگ دہل بیان کررہے ہیں۔

"ایرانی سپہ گیر آیت اللہ خامنہ ای کے مشیر برائے عسکری امور محسن فیروز آبادی نے ایک بیان میں عرب ممالک میں ایرانی مداخلت کے اعداف کا بمانہ چھوڑتے ہوئے کہا ہے کہ یمن، شام، عراق، لبنان اور دوسرے ملکوں میں ایران کے عسکری مشیروں کی موجودگی ایران میں نافذ ولایت فقیہ کے نظام کی ترویج کا اشاعت ہے۔

یادرہاں انقلاب کے مقرب سمجھی جانے والے نیوز ویب پورٹل فارن کو دیے گئے ایک انٹرویو میں محسن فیروز آبادی نے کہا کہ ایران یمن، شام، عراق لبنانی حرب اللہ اور دوسرے ملکوں میں اپنے حامی گروہوں کی عسکری رونمائی اور مشاورت اس کے کررہا ہے تاکہ وہاں پر خمینی انقلاب کی ترویج و

نقش جمال ..... مدثر جمال تونسوی
naqshejamal@gmail.com

اشاعت کی جاسکے۔ ایک سوال کے جواب میں جنرل فیروز آبادی کا کہنا تھا کہ ہم اپنے اراضی کی توسیع کررہے ہیں اور دوسرے ملکوں میں مداخلت کرتے ہیں۔ دوسرے ممالک میں ہمارے عسکری مشیروں کی موجودگی اسلامی انقلاب کی ترویج واشاعت اور اس کے نفاذ کے لیے ہے۔ ان کا اشارہ ایران میں سنہ 1979ء میں رہا ہونے والے آیت اللہ خمینی کے انقلاب کی جانب تھا جسے ایران مسلسل دوسرے ملکوں پر مسلط کرنے کی سازشیں بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔ فیروز آبادی کا کہنا تھا کہ ہم آیت اللہ علی خمینی کے اخلاقات پر عمل پیرا ہیں۔ دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد ہماری ذمہ داری اور انقلاب خمینی کا تقاضا ہے۔ ایرانی فوج کے سابق سربراہ کا کہنا تھا کہ ان کا ملک عراق، شام، یمن، بحرین اور لبنان میں مظلوم مسلمانوں کی مدد جاری رکھے گا کیونکہ یہ اسلامی انقلاب کا تقاضا ہے۔"

کون نہیں جانتا کہ ایران جس ولایت فقیہ کے نظریہ کا حامل ہے وہ ہرگز اسلامی نظریہ نہیں ہے اور ایران کے خمینی مذہبی رہنما نے جس انقلاب کا علم بلند کیا تھا وہ ہرگز اسلامی انقلاب نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ جس رافضیت وشیعیت سے تعلق رکھتے ہیں اسے عالم اسلام نے مجموعی طور پر غیر اسلامی کہہ کر مردود قرار دیا ہے۔

لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ ایران نے اس وقت چار اسلامی عرب ممالک عراق، شام، یمن اور لبنان کو بازار گرم کر رکھا ہے اور ان کے دارالحکومتوں بغداد، دمشق، صنعا اور بیروت پر کبھی ایمی کا قبضہ ہے اور وہ ایک تسلسل کے ساتھ اپنے غیر اسلامی، مذہبی نظریے کی ترویج اور اشاعت کے لیے پوری طرح سخ جدوجہد کرتے ہوئے تخریب کاری میں لگے ہوئے ہیں مگر اس پر مسلم ممالک میں جو اتحاد واتفاق اور اس کے بند باندھنے کی کوشش ہونی چاہیے تھی وہ نہیں ہوئی اور کوئی عالمی طاقت بھی اسے اپنے خطرہ باور کرکے ان کا راستہ نہیں روک رہی لیکن اگر ایک کشمیر یا

قلم تلوار

نوید مسعود ہاشمی
Naveedmasoodhashmi@gmail.com

خبر پڑھنے اور سر دھننے.... میٹرو پولیس اسکاٹ لینڈ یارڈ نے ایم کیوایم کے بانی الطاف حسین سمیت 6 افراد کے خلاف منی لانڈرنگ کیس ختم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ثبوت ناکافی ہیں.... اس لئے مقدمہ بند کیا جارہا ہے، کیس آگے چلے گا نہ آئندہ کوئی کارروائی ہوگی 2012ء اور 2014ء کے درمیان ملنے والے پانچ لاکھ پاؤنڈ کی رقم جرائم کے ذریعے حاصل کی گئی تھی.... یا اس رقم کو غیر قانونی سرگرمیوں میں استعمال کیا جانا ثابت نہ ہوسکا، پاکستانی قوم کی توقعات کے تناظر میں مطابق میٹروپولیس اسکاٹ لینڈ یارڈ نے منی لانڈرنگ کیس میں "بیرسٹر الطاف حسین کو بری کرکے ثابت کردیا کہ برطانوی انصاف کی "ٹوپی" ابھی تک 1947ء سے پہلے والی ہی ہے، وہ بھلا کیسے؟ 1947ء سے پہلے والے برطانوی انصاف کی جھلکیاں بھی ملاحظہ فرمایئے

ریاست جموں وکشمیر دنیا کا قسمت خطہ ہے جسے برطانیہ نے اپنی بدترین کاروباری ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے 16 مارچ 1846ء کو 75 لاکھ ٹانک شاہی روپے کے عوض جماد پر گلاب سنگھ کو فروخت کرکے تاریخ عالم میں "انسانی فروشی" کا پہلا باقاعدہ سودا کیا تھا، نتیجے میں آج تک امر تسر کیوں کہا جاتا ہے.... برطانوی انصاف پنڈوں نے ریاست جموں کشمیر کی آدمی کی

کی کھل آبادی پر دوکروں کو مالکانہ حقوق دیکر جس "انصاف پسندی" کا مظاہرہ کیا تھا اس پر شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال کو بھی تڑپ کر کہنا پڑا تھا کہ

دیہقاں و کشت و جو و خیاباں فروختند
قومے فروختند و چہ ارزاں فروختند

برطانوی فرنگی سامراج کے "انصاف" کا نشانہ دوسری بار بھی کشمیر کے مظلوم عوام ہی بنے، وہ ایسے کہ 1947ء میں تقسیم ہند کے وقت فارمولہ یہ تھا کہ اکثریتی مسلم پاندو ہندستان میں شامل ہو جائیں۔ مگر برطانوی انصاف نے جموں وکشمیر کے عوام کو اس حق سے محروم کر کے انہیں بھیڑ بکریاں سمجھ کر آزادی سے محروم کر دیا۔ چنانچہ فرنگی سامراج اور مہاراجہ ہری سنگھ اور بھارت کے درمیان ایک سہ فریقی سودا ہوا۔ جس کے نتیجے میں ریاستی عوام سے پوچھے، ان کی مرضی معلوم کئے بغیر 27 اکتوبر 1947ء کو باقاعدہ بھارتی فوج جہازوں کے ذریعے سرگرم پہنچا دی گئی... برطانوی انصاف کا اس سے بڑھ کر بیل بالا کیا ہوسکتا ہے کہ کشمیری قوم پہلے دوگرہ مہاراجاؤں کے پنجہ استبداد میں جکڑی... سو سال تک ظلم وبربریت اور درندگی کا نشانہ بنتی رہی...

اور 27 اکتوبر 1947 کے بعد سے لگبھگ 15 اکتوبر 2016ء تک، گزشتہ 69 سالوں سے بھارتی دہشت وبربرتی کا نشانہ بن رہی ہے... برصغیر کے مسلمانوں کو برطانیہ کا یہ "انصاف" قیامت تک نہیں بھول پائے گا اب اگر مجرم مقاں الطاف حسین منی لانڈرنگ کیس سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور ملک برطانیہ کا وقار اور الطاف حسین بھی اگر برطانیہ میں سزا پا جاتا تو مجرموں اور اپیشوں کی دنیا میں بھونچال آجاتا...

یہ تو صرف 5 لاکھ پاؤنڈ تھے جولندن کے ہال طارکے گھر سے برآمد ہوئے تھے... اگر ایسے کروڑوں پاؤنڈ بھی الطاف کے لندن والے گھر سے برآمد ہو جاتے تو جب بھی کوئی قوم نہ پوتا، لیکن کیا اسکاٹ لینڈ یارڈ پولیس نے کہ اس بات کہ کوئی ثبوت نہیں ملے کہ الطاف حسین کے گھر سے برآمد ہونے والے 5 لاکھ پاؤنڈ جرائم کے ذریعے حاصل کئے گئے تھے...

میٹروپولیس کو ایک "شریف" مسکین اور دیانت دار الطاف حسین کے خلاف ہی کیسے کیسے تھے؟ دنیا جانتی ہے کہ الطاف حسین کی کراچی کے ہرعلیے پر ہزاروں میں ٹیکڑیاں اور کارخانے لگے ہوئے تھے... کراچی کا ہر تھانہ پیر مظاں الطاف حسین کا کارخانہ تھا... رمضان کا چندہ ہو یا کھالوں کا چندہ، بھنوں کے نام سے آنے والے کروڑوں روپے کی آمدن ہو، یا جوئے کے اڈوں اور شراب خانوں سے معمول ہونے والی دولت... حتیٰ کہ بھارتی خفیہ ایجنسی "را" سے ملنے والے فنڈز تک کیوں نہ ہوں... کیا انہیں جرائم سے الطاف حسین کی والی دولت قرار دیا "انصاف" ہوگا؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں... تو یہ کیجئے تو یہ، ایسا بھلا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ وفاقی وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان بڑے بھولے بادشاہ ہیں... جو یہ کہتے ہیں کہ "ہم الطاف حسین کے خلاف تمام کیسز کی کھتی سے بیروی کرتے رہیں گے... الطاف کے خلاف برطانیہ کو بھجواتے گئے ریفرنس کا باضابطہ سرکاری فیصلہ موصول ہو گیا ہے... جو ہرصف غیر قانونی عمل ہے بلکہ اس پر شدید تشویش بھی ہے"

ان کا کہنا ہے کہ برطانیہ کے ہائی کمشنر پر واضح کر دیا ہے کہ ایک شخص کی خاطر وہ ملک بندگی میں نہ پھنسیں...

چوہدری نثار کو کوئی بتائے کہ نہ تھے وہ ایک "شخص" کہ رہے ہیں... وہی ایک "شخص" تو پاکستان کے خلاف ہے، امریکہ اور برطانیہ کا اصل مہرہ ہے... اس لئے برطانیہ کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کو بندگی میں مت جانے دیجئے... کیونکہ آصف علی زرداری ہو، بلاول زرداری، وزیراعظم لاشریف ہو، حسین نواز ہو یا حسن نواز، جنرل (ر) پرویز مشرف ہو، یا بعض دیگر سیاست دان اور دانشوران کا اصل وش تو "برطانیہ" ہی ہے اگر برطانیہ کے ساتھ پاکستان کے تعلقات بندگی میں چلے گئے... تو ان سب کا کیا بنے گا؟

بس اتنا کیجئے کہ برطانیہ کے خازہ ذمہ دار ان انصاف پر... تالیاں پیٹئے اور نعرے لگایئے... برطانوی انصاف زندہ باد

☆.....☆.....☆

گوشہ مکتوب خادم

مکتوب خادم (13.10.2106)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کچھ تو پاکستان میں کوئی اچھی حکومت لائیں گے.. یا مجرم بیکار کردار اور غیر مخلصانہ اسلامی حکومت.. ابھی تک تو ہمارے اعمال کی شامت اپنا کام دکھا رہی ہے.. ایک لیرل دنیاں باتیں تو دوسرا اس سے باون گزیادہ زندہ آجاتا ہے.. جہاں کا دشمن، مساجد مدارس کا دشمن، اپنی عوام کا قاتل.. اپنے ملکی اداروں کا دشمن اور غیروں کا غلام.. قرآن مجید کی دعوت کے خلاف آپریشن، آپریشن، آپریشن.. یہی بات ہے دل تک آ گیا ہے.. بھائیو اللہ، ہو غرم کا مہینہ ہے.. اس مہینے میں فرعون غرق ہوا.. یہ مہینہ تمام مجنوں کا سردار.. آج مغرب سے جمعہ شریف آ رہے ہیں، وہ تمام دنوں کے سردار، جمعہ کے دن عصر کے بعد کا وقت.. اور آپ اکبری تمام قرآنی آیات کی سردار.. ایسا کریں کل جمعہ کے دن عصر کے بعد اپنی بچی کو مکہ تو بھیجیں اور اپنے قادر و مقتدر سے اس ملک کے لئے.. خیر کا فیصلہ منوالیں.. اتنی بار درود شریف کے بعد آپ اکبری پڑھنا شروع کریں.. پڑھتے جائیں، پڑھتے جائیں جب غروب میں دن چند دو منٹ رہ جائیں تو رونے کرکے عاجزی دل میں بھر کر.. اپنے آنکھ بازار کے آنسو چھوڑ دیں.. معافی مانگ کر دعاء مانگیں اپنے آپ ہوں گے کچھ اور خیر نہ رہے.. اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو خوفِ شیطان اور حیلوں میں بند کرنے والے.. اور خالص راشیوں کو کلی چھوٹ دینے والے حکمرانوں کے خلاف مقدمہ دائر کریں اور اعظم الکین کے فیصلہ کروالیں.. مقابلہ حسین بھی یاد رہے..

والسلام

مکتوب خادم (16.10.2016)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس لائق اور قابل ہی نہیں کہ.. اس کی عبادت کی جائے.. اس کے آگے جھکا جائے.. عبادت کے لائق صرف اللہ، صرف اللہ.. اللہ الا اللہ الا ھو الحی القیوم.. اللہ تعالیٰ حیّ ہے زندہ، ہمیشہ زندہ، موت سے پاک.. زندگی دینے والا، زندگی لینے والا.. جسے چاہے زندہ کرے، جسے چاہے مار دے.. قرآن مجید نے عجیب منظر کھینچا ہے.. اے محبوب! وہ سازش کر رہے ہیں، وہ سازش کر رہے ہیں، وہ سازش کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ آپ کو بچانے، اٹھانے، بڑھانے، غالب فرمانے کی تدبیر کر رہا تھا.. اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب رہی.. وہ جنہوں نے آپ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا.. وہ خود کچھ عرصہ بعد مقتول ہو گئے.. وہ جو آپ کو مغلوب کرنا چاہتے تھے خود مغلوب ہو گئے.. اللہ خیر الماکرین.. سبحان اللہ.. جسے آپ کو ایک سو کے افراد کے درمیان سے نکالا.. آپ کے صحرا میں کوآپ تک پہنچا دیا.. دونوں کو ایک غار میں جا بٹھایا.. غار تک پہنچنے والے دشمنوں کو اندھا فرمایا.. آپ کو مدینہ جا بسایا پھر مکہ سے کفر کو مدینہ کے پاس پہنچا کر بدر میں دھلوایا.. پھر مدینہ کو مکہ پہنچایا اور مکہ کو پاک فرمایا.. وہی اللہ، وہی اللہ "ہے"، وہی "قیوم" ہے.. وہی "اعلیٰ" ہے، وہی "اعظیم" ہے.. اللہ، اللہ، اللہ.. بھائیو! آپ یہ اکبری کو سمجھو.

والسلام

خادم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

☆.....☆.....☆

معیار ہیں صحابہ

اسلام دینِ حق ہے ، معیار ہیں صحابہ
اُمت کے تا قیامت ، سردار ہیں صحابہ

سب کچھ لٹا دیا ہے حسنِ حبیبِ حق پر
عشق نبی سے ہر دم ، سرشار ہیں صحابہ

ہیبت سے ان کی باطل ہے آج بھی پریشان
اس کو یقین ہے اب بھی بیدار ہیں صحابہ

جرأت نہیں ذرا بھی ، آئے عدو مقابل
بیش نبی کے اب بھی سالار ہیں صحابہ

کس کی مجال ہے وہ غارت گری کا سوچے
اسلام کے چمن کی دیوار ہیں صحابہ

خالدؓ کی اور علیؓ کی ہیبت ہے اب بھی قائم
طاغوت کے سروں پہ تلوار ہیں صحابہ

حالات جو بھی آئیں یہ حشر تک رہیں گے
ملت کی عظمتوں کے مینار ہیں صحابہ

صدیوں کے سازشیں بھی نہ مٹا سکیں گی اس کو
ایوانِ دینِ حق کے معمار ہیں صحابہ

ممکن نہیں جہاں میں ان کی مثال اقور
تربیت نبی کے شاہکار ہیں صحابہ

پروفیسر انور جمیل

شیڈول برائے حلقہ وتربیتی دورات

بہاولپور دورات
دورہ تفسیر: 1 08 اکتوبر 2 22 اکتوبر
دورہ اساسیہ
دورہ تربیہ: 1 14 اکتوبر 2 28 اکتوبر
مقام: جامع مسجد شاہ ولیؒ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی
دورہ تربیہ: 1 21 اکتوبر تا 27 اکتوبر
مقام: جامع مسجد شہید ملیہ بلیو بلیٹی، کراچی
0336-3353813

پشاور
دورہ تربیہ: 1 07 اکتوبر تا 13 اکتوبر
مقام: مدرسہ سبحان بن سلطان کاکاخیل جرگہ ایان، کھڑی اسلم، تاب، مقاقہ تاب فارم، پشاور
0315-9324524

خوشخبری

الرحمت کی سالانہ ڈائری
بعنوان
"الیٰ مغفرۃ"
قیمت: 200 روپے
شائع ہو چکی ہے.....
شائقین تمام جماعتی مکتبوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔

اسٹاکسٹ: مکتبہ ابن مبارک، اردو بازار لاہور، حق شریف، موبائل: 0321-4066827